عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

عقیدۂ آخرت

بولتی تحریریں

آیئے! قادیاں کی سیر کرائیں

۱۹۲۱ء کی ایک روداد

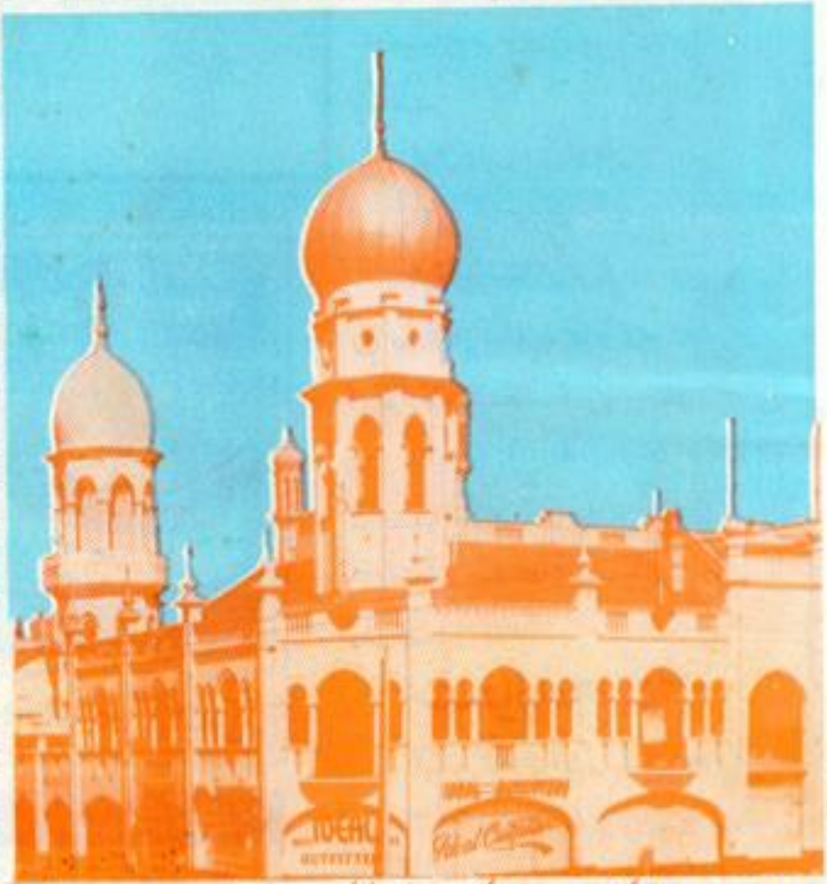

جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی مسجد — یہاں کی مساجد کو دیکھ کر قادیانیوں کے سینوں پر سانپ لوٹتے ہیں

جھوٹا کہیں کا؟

قادیانیوں کے بھائی ذکری

جن کا کعبہ بلوچستان میں ہے

ذکریوں کے عقائد پر ایک نظر

اس نے بغیر سیاہی کے اشارے سے لکھے ہوئے الفاظ پڑھ لیے۔ ایک واقعہ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہفت روزہ ختم نبوت نے عرصہ پہلے اندرون سندھ ہونے والی قتل کی وارداتوں، کراچی میں فرقہ وارانہ جھگڑوں، حنیف رامے کی طرف سے قادیانیوں کی حمایت کے ساتھ ساتھ پنجابی غیر پنجابی کے مسئلے کو کھڑا کرنے، اور مرزا غلام احمد قادیانی کو پنجاب کا ہیرو اور قائد بنا کر پیش کرنے کے بارے میں لکھا تھا کہ ان تمام واقعات کے پس پردہ قادیانی سازش کارفرما ہے روزنامہ نوائے وقت کراچی کی یہ خبر ملاحظہ فرمائیں اور پھر غور کریں کہ ہفت روزہ ختم نبوت نے جو نشاندہی کی تھی وہ حقائق کے عین مطابق تھی۔ ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ قادیانی گروہ یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہا ہے انہوں نے الفرقان بٹالین کے نام سے ایک رضاکار فورس بنا رکھی ہے جنہیں ربوہ میں اسلحہ اور گوریلا کارروائیوں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ غلیل بازی تک سکھائی جا رہی ہے۔ نوائے وقت کی اس رپورٹ نے ان تمام واقعات کی تصدیق کر دی ہے۔

(ادارہ)

روزنامہ نوائے وقت کراچی

DAILY NAWA-I-WAQT KARACHI

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

کراچی لاہور راولپنڈی و ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

قیمت ڈیڑھ روپیہ	صفحات ۱۲	منگل ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ ۱۷ دسمبر ۱۹۸۵ء ۲ پوہ ۲۰۴۲ ب	رجسٹرڈ نمبر ۳۲۵	شمارہ ۶۹	جلد ۷

نائیجیریا کے ممتاز دانشور ابراہیم طوفہ بلیوا کے انکشافات

پاکستان میں قتل کی وارداتوں میں قادیانیوں کا ہاتھ بھی ہے

آرمینی تحریک کی طرز پر دہشت گردی کو اپنا رہے ہیں

قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف مہم تیز کر دی۔ پاکستان دشمن قوت سے تعاون کر رہے ہیں

لاگوس، نائیجیریا ۱۶ دسمبر (خصوصی رپورٹ) نائیجیریا کے مشہور اسکالر اور جدید مسلم مؤرخ کے پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم طوفہ بلیوا نے ایک خصوصی انٹرویو میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ پاکستان میں قتل و غارت اور ہنگامہ آرائی کا جو سلسلہ چلا ہے اس میں قادیانیوں کا بھی ہاتھ ہے [illegible] زیر زمین تنظیم [illegible] ہے وہ جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر تبصرہ کر رہے تھے جس میں قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دیا گیا ہے اور جسے جنوبی افریقہ اور اسرائیل میں نشر کیا گیا اور اسرائیلی اخبارات نے اس فیصلے کو اہم خبر کے طور پر شائع کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم نے مزید بتایا کہ قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف اپنی مہم تیز کر دی ہے اور اس بین الاقوامی اور اقلیتی طاقت سے تعاون کر رہے ہیں۔ جو پاکستان کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش میں ہیں

انہوں نے بتایا کہ نائیجیریا اور ہر علاقے کے بعض غیر مسلم حضرات نے انہیں [illegible] کے تازہ ترین فیصلوں سے باخبر کیا ہے جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ قادیانی آرمینی تحریک کی طرز پر دہشت پسندی کو اپنا رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں نائیجیریا میں ایک قادیانی نے اسلام قبول کیا تھا۔ قادیانیوں نے اسے قتل کر دیا انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستان میں [illegible] پھیلانے اور [illegible] کے لئے قادیانیوں نے [illegible] اداروں کی حمایت حاصل کر لی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نائیجیریا میں مسلمانوں کا جتنا خون بہا ہے اس میں قادیانیوں اور یہودیوں کا ہاتھ ہے انہوں

نے انکشاف کیا کہ برطانیہ میں برطانوی اور یہودی اداروں [illegible] جو تمام قادیانیوں نے کرایا تھا کہ اگر پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے خلاف آواز بلند کی جائے گی۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا کہ پاکستان میں ہنگاموں کا [illegible] قادیانیوں کو پیدا [illegible] ہے اور اسرائیل [illegible] کانفرنس کے [illegible] سیکرٹری جنرل [illegible] اور دس [illegible] کا مقصد پنجاب کو پاکستان سے الگ کرنا ہے [illegible] پاکستان [illegible] انہوں نے پاکستان کے حکام سے کہا کہ اندرون قتل و غارت گری کے واقعات کا سخت نوٹس لینا چاہئے۔

بقیہ: اداریہ

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق الخ

خدا کی قدرت کہ مرزا قادیانی اپنی ہی دعا کے مطابق راہی ملک عدم ہوا اور وہ بھی ہیضے سے۔ اس پر کسی شاعر نے کہا تھا ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اس قادیانی ٹریکٹ میں بھی وہی انداز، وہی زبان اور وہی لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔ جو ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا تھا ——— قادیانیو! یاد رکھو ذلت و رسوائی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ مرزا قادیانی کی ذلت و رسوائی کی موت سے عبرت حاصل کرو۔ اس قسم کی جھوٹی اشتہار بازی سے اپنی کذب بیانیوں پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔

قادیانی اور لاہور ہائیکورٹ

کل پاکستان وکلا کنونشن منعقدہ ۲۸ نومبر کے متعلق محمد اسمٰعیل چوہدری سینئر ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ بار نے اس کنونشن میں ایک خاص کمپنی کے مشروبات کو مقبول بنانے کیلئے فورم مہیا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن میں اس فرم کے بینروں سے یہ تاثر ملتا ہے کہ قادیانی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے معاملات کو متاثر کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس بیوریج کمپنی کے ایک قادیانی ہیں جو سراسر ایک عظیم بار کی روایات کے خلاف ہے ایک آزاد اور جدوجہد کرنے والی تنظیم کے اصولوں کے خلاف ہے انہوں نے کہا کہ کنونشن شروع ہونے سے قبل ان کی ملاقات بار کے صدر سے ہوئی تھی اور انہوں نے انہیں ۵۰۰ روپیہ کنونشن کے لیے دیا اور کہا تھا کہ کنونشن میں وکلاء کے مسائل اور بنیادی انسانی حقوق کے مسائل اٹھائیں جائیں مگر اس کنونشن کو روسی بھارتی امریکی یا یہودی لابی کے لیے استعمال کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۸

۱۴ تا ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء تا ۲ جنوری ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۱۶۱

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا منظور احمد نعمانی	بھارت
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید الانگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لالی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، ادمان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

جنوبی افریقہ کا فیصلہ

امیر مرکزیہ کا بیان

مجلس ختم نبوت، پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کے متعلق فیصلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا اس کیس میں مدعی لاہوری مرزائی تھے اور ان کا وکیل یہودی تھا جبکہ کیس کی ابتدائی سماعت کرنے والا جج عیسائی تھا یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ یہ کیس در اصل امت مسلمہ کے خلاف ایک بڑی سازش تھی اسلام کے مقابلہ میں تین کافر طاقتیں اکٹھی تھیں مگر اس کے باوجود وہاں کے مسلمانوں کی تنظیم مسلم جوڈیشل کونسل کی درخواست پر ہم نے اس کیس میں ان کی امداد کی، اور اس کیس کی ابتدائی سماعت کرنے والے جج نے اہل اسلام کے دلائل سن کر مرزائیوں کی سٹے کی درخواست خارج کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی نہ مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں۔ اس فیصلہ کے فوراً بعد مرزائیوں اور یہودیوں کی خواہش کے مطابق اس عیسائی جج کو جس نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔ تبدیل کرا دیا گیا اس کی جگہ یہودی جج لگا دیا گیا۔ جس پر وہاں کے مسلمانوں نے حقیقت حال کو بھانپ کر یہ موقف اختیار کیا کہ یہ کیس مسلمانوں سے متعلق ہے اس لیے یہ عدالت اس کی سماعت کا اختیار نہیں رکھتی یہ کہہ کر مسلم جوڈیشل کونسل والوں نے کیس کا بائیکاٹ کر دیا ہمارے بائیکاٹ کے بعد یہودی جج اور یہودی وکیل اور مرزائی وکیل کے گٹھ جوڑ سے یہ فیصلہ ہوا۔ اس فیصلہ سے نہ صرف یہودیوں کی مسلمان دشمنی ظاہر ہو جاتی ہے۔ بلکہ یہودی اور قادیانی گٹھ جوڑ کھل کر سامنے آگیا ہے۔ ہم نے بارہا حکومت کو کہا کہ اسرائیل میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ اور قادیانی اسرائیلی فوج میں موجود ہیں نیز علامہ اقبال مرحوم کے اس قول کی تصدیق ہو گئی کہ قادیانیت اپنی اصلیت کے اعتبار سے یہودیت کا چربہ ہے۔ اس فیصلہ سے حضور سرور کائنات ﷺ کے اس قول کی صداقت بھی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ کہ یہودی دجالی قوتوں کے آلہ کار ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت دجال ہے اور یہودی اس کے پشت پناہ۔ جس کی واضح دلیل فیصلہ ہے۔ بیسیوں اسلامی عدالتوں کے فیصلہ جات کے ہوتے ہوئے ایک غیر مسلم یہودی عدالت کا فیصلہ قطعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتا

قادیانیوں کے جلسہ پر پابندی لگائی جائے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور جھنگ کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ربوہ پر پابندی لگا دی جائے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کے ضمیمہ میں اعلان کیا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۸۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا اس کے علاوہ ماہ اکتوبر ۸۵ء میں ہونے والے قادیانیوں کے تمام اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی تھی انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت ربوہ میں سالانہ جلسہ کا اعلان کرکے قانون کی خلاف ورزی کر رہی ہے جس کی مؤثر روک تھام کی جائے مولوی فقیر محمد نے ہوم سیکرٹری پنجاب اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ربوہ کو اجازت نہ دی جائے اور مرزائیوں کی درخواست مسترد کر دی جائے نیز متعلقہ آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔

نقلی مسیحیوں نے اپنے مزاروں کے گھڑیال کھڑکانے شروع کر دیے

قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو "مسیح" مانتے ہیں اس نسبت سے قادیانی بھی مسیحی ہوتے یہ اور بات ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نقلی مسیح تھا اسی طرح اس کی ذریت نقلی مسیحی ہوئی۔ اصلی مسیحی اپنا کرسمس کا دن ۲۵ دسمبر کو مناتے ہیں وہ ۲۵ دسمبر کو اپنا سالانہ میلہ منعقد کرتے ہیں جسے جلسہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سالانہ جلسے کو وہ بقول مرزا محمود حج کی طرح قرار دیتے ہیں اصلی مسیحی اپنے گرجوں میں گھڑیال بجاتے ہیں اب نقلی مسیحیوں کے بارے میں بھی خبر آگئی کہ انہوں نے بھی اپنے گرجوں میں گھڑیال بجانے شروع کر دیے ہیں خبر ملاحظہ ہو:۔

"چنیوٹ (نامہ نگار) معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور انہوں نے اب اپنی عبادت گاہوں میں گھڑیال بجانے شروع کر دیے۔

(روزنامہ جنگ لاہور)

تیسرے گولڈ میڈل انعامی مقابلے کے نتائج

ننکانہ (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کی طرف سے منعقدہ تیسرے گولڈ میڈل انعامی مقابلے کے نتائج کا اعلان کر دیا اس مقابلہ میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر دو سو سے زائد مضامین موصول ہوئے۔ فیصلہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان میں تین جج صاحبان نے کیا۔ مقابلہ میں شبیر حسین شاہ اسلام آباد اول، مس مستور صادق صاحبہ خوشاب دوم، شبیر احمد اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سوم آئے دس خصوصی انعامات کے مندرجہ ذیل امیدوار مستحق ٹھہرے عبد الرحمن عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ، محمد حنیف شاہ ایم اے راولپنڈی، شبانہ روحی کوئٹہ، ام رباب خوشاب، ملک محمد اسحق مرتضائی سوہاں والا، علی رضا طاہر جامعہ پنجاب لاہور، احمد ندیم قاسمی ایبٹ آباد، احمد اشرف جمالی فیصل آباد، عزیز اختر نیازی خوشاب، سعدیہ خالق شیخ جڑانوالہ، مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے عہدیداران و اراکین نے ان تمام امیدواران کو مبارکباد پیش کی ہے۔

منزل به منزل

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ رفتہ میں اٹک، اسلام آباد، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ضلعی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ جن کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ جن کی ترتیب وار رپورٹ درج ذیل ہے۔

ختم نبوت کانفرنس اٹک

۲۰ نومبر ۸۵ء بروز بدھ اٹک میں ضلعی ختم نبوت کانفرنس تھی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ۱۱ بجے دن راولپنڈی بمقام ترنول تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے رہنما مولانا عبداللہ خالد اور حضرت کے خادم خاص حافظ جمیل صاحب تھے۔ دن کے اڑھائی بجے کے بعد جامع مسجد مرکزی میں جلسہ شروع ہوا۔ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ مولانا محمد صدیق سٹیج سیکرٹری تھے۔ ضلع کے علماء، ٹیکسلا کے خطیب اور سرحد مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا انوار الحق، مولانا عبدالرؤف مبلغ اسلام آباد نے خطاب فرمایا۔

اسلام آباد میں استقبالیہ و ختم نبوت کانفرنس

۲۱ نومبر کو عصر کے بعد مولانا قاری احسان الحق صاحب کی جامع مسجد میں حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی خدمت میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علماء و خواص نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ منتظمین کی طرف سے استقبالیہ پڑھا گیا۔ جس میں حضرت الامیر کی اندرون و بیرون ملک تحریک ختم نبوت کی کامیاب قیادت کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے استقبالیہ میں جوابی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے مجلس اور تحریک ختم نبوت کے کارناموں اور قادیانیوں کی پسپائی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضرت الامیر کی دعا کے بعد شرکاء کی ماکولات و مشروبات سے تواضع کی گئی۔ مغرب کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ حضرت الامیر کی صدارت میں مقامی علماء، خطباء، راولپنڈی مجلس حقوق اہلسنت کے روح رواں جناب اکرم زاہد، مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد اقبال ظفر اور بلوچستان سے سینٹ آف پاکستان کے سینیٹر جناب جوگیزئی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس عنوان پر فاضلانہ خطاب کیے۔ جہاں یہ جلسہ تھا اس مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے قریب ہی قادیانیت کا خود ساختہ دارالخلافت ہے۔ درمیان میں صرف سڑک کا فرق ہے۔ آٹھ دس سال پہلے اسی مسجد میں جلسہ عام تھا۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم کی صدارت میں مولانا عبدالشکور دین پوری، سید امین گیلانی اور مولانا اللہ وسایا نے فاضلانہ خطاب کیا۔ مرزا ناصر آنجہانی اس روز اس کوٹھی میں قیام پذیر تھا۔ اور وہ اپنی نئی نویلی دلہن کو لے کر ہنی مون منانے کے لیے آیا ہوا تھا۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں جب قادیانیت کے رنگین و سنگین حوادثات پیش کر کے مرزا ناصر کو للکارا تو اس پر دل کا دورہ پڑا۔ اسی دورہ سے اس کی موت واقع ہوئی۔ حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد، قاری محمد امین، مولانا دین پوری سمیت بیسیوں حضرات کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملک گیر احتجاج کے خطرہ کے پیش نظر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو بھی رہا کر دیا گیا۔ باقی حضرات ضمانت پر رہا ہوئے۔ چند سال کیس چل کر معاملہ ختم ہوا۔ اس لیے یہ مسجد اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آج پھر اسی مسجد میں مولانا اللہ وسایا، حضرت الامیر کی موجودگی میں مجاہدانہ افکار سننے کے لیے جوق در جوق عوام شریک ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے جی بھر کر خطاب کیا۔ اور عوام نے دل کھول کر داد دی۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم کی صدارت میں ہونے والی کانفرنس نے اسلام آباد کے عوام کو تحریک ختم نبوت میں کام کرنے کے لیے ایک نیا جذبہ عطا کیا۔ رات گئے حضرت امیر مرکزیہ کی ایمان پرور دعا پر یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری مولانا عبدالرؤف مبلغ اسلام آباد تھے۔

راولپنڈی و کہوٹہ میں خطبات جمعہ

۲۲ نومبر کا جمعہ حضرت الامیر نے مولانا قاری محمد امین کے مدرسہ ورکشاپی محلہ میں پڑھا۔ اس موقع پر قومی اسمبلی کے ممبر جناب شیخ رشید نے خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت پر تن من دھن قربان کرنے کا حضرت الامیر سے عہد کیا۔

جامع مسجد کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں جمعہ کے ہزاروں کے قابل دید اجتماع سے مولانا اللہ وسایا نے معلومات افزا خطاب کیا۔ حافظ حسین احمد نے نعت خوانی کی۔ بعد میں مولانا اللہ وسایا کے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں علماء، عوام و خواص نے شرکت کی۔

ربوہ۔ شورکوٹ

۲۶ نومبر کو جامع مسجد احرار میں ختم نبوت کا جلسہ تھا جس کی صدارت حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب نے کی۔ احرار کی رہنماؤں مولانا سید فضل الرحمٰن، مولانا عطاء المومن، سید کفیل بخاری کے علاوہ مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرؤف جھنگوی نے خطاب کیا۔ جلوس کا منظر قابل دید تھا۔

رات کو شورکوٹ جامع مسجد مدنیہ میں سیرۃ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے مقدس عنوان پر سیرت کانفرنس تھی۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی صدارت میں سید امین گیلانی کی نظموں، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید عطاء المومن، مولانا سید فضل الرحمٰن احرار کے خطابات نے عوام کے قلب وجگر کو موہ لیا۔ رات ایک بجے حضرت اقدس کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ساہیوال میں ختم نبوت کانفرنس

۲۷ نومبر بروز بدھ کو حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب، صاحبزادہ محمد عابد اور مجلس کے مبلغ مولانا اللہ وسایا ساہیوال تشریف لائے۔ ظہر کی نماز کے بعد جامعہ علوم شرعیہ جی ٹی روڈ ساہیوال میں مولانا علامہ غلام رسول کی درخواست پر حضرت امیر مرکزیہ کی زیر صدارت درس قرآن کی تقریب منعقد ہوئی۔ معروف قاری عالمگیر نے تلاوت کی۔ ابتدائی کلمات جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے روح رواں علامہ غلام رسول نے ارشاد فرمائے۔ گھنٹہ بھر مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر درس قرآن دیا۔ اس تقریب میں جامعہ کے تمام مدرسین وطلباء کے علاوہ ضلع کے علماء مجلس کے عہدہ داروں نے بھی شرکت کی۔

عصر کے بعد حضرت الامیر مرکزیہ کے جامع مدنیہ اقبال کالونی ٹاؤن ساہیوال میں مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے دفتر کا افتتاح فرمایا۔ مغرب کے بعد جامعہ علوم شرعیہ کی ایک شاخ تحفیظ القرآن میں حضرت الامیر مرکزیہ نے مدرسہ کے حفظ مکمل کرنے والے طالب علم کو قرآن مجید کی آخری سورتیں پڑھائیں، اور دعا فرمائی۔

رات کو ساہیوال فرید ٹاؤن میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ ضلع بھر سے تشریف لانے والے عوام وعلماء بمعیت مقامی شہریوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن صاحب اور مجلس کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ ۲۸ نومبر کو حضرت امیر مرکزیہ نے کمالیہ کے ایک مدرسہ کی تقریب میں شرکت کی۔ جب کہ مولانا اللہ وسایا طوبیٰ کالونی فیصل آباد کے ایک جلسہ میں شرکت کی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا کے علاوہ صاحبزادہ طارق محمود، ڈاکٹر قاری صولت نواز، مولانا صابر سرہندی، مولانا منیب الرحمٰن، مولانا ادریس ہزاروی اور کونسلر قاری عبدالجبار نے خطاب کیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ختم نبوت کانفرنس

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات سے مولانا حبیب الرحیم اشعر، مولانا خدا بخش، مولانا محمد اسماعیل، مولانا سید ممتاز الحسن شاہ، مبلغین ختم نبوت نے خطاب کیا۔ مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی غلہ منڈی کی جامع مسجد میں خطاب فرمایا۔ حضرت امیر مرکزیہ نے جمعہ کی نماز کی امامت فرمائی۔ رات کو جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس سے مجلس کے مبلغین مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش شاہد، مولانا محمد اسماعیل، مولانا ممتاز الحسن شاہ کے علاوہ مولانا حبیب اللہ ساہی داوی، چوہدری عبدالمتین ایڈووکیٹ، مولانا منظور احمد چنیوٹی نے خطاب کیا۔ ملک عزیز کے معروف شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے جمعہ سے پہلے اور رات کے اجلاس میں اپنی ایمان پرور نظموں سے کانفرنس کو رونق بخشی۔ کانفرنس حاضری کے اعتبار سے بھرپور کامیاب ہوئی۔ ضلع بھر سے عوام بسوں، ٹرالیوں کے ذریعہ وفود کی شکل میں شرکت کر کے کانفرنس کی رونق کو دوبالا کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے روح رواں مولانا حبیب اللہ لدھیانوی نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں جو نعروں کی گونج میں بالاتفاق پاس ہوئیں۔ اور یہی قرار دادیں تقریباً تمام ضلعی کانفرنسوں، اوکاڑہ، اسلام آباد، ساہیوال وغیرہ میں بھی پاس ہوئیں۔ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کیس کے سلسلہ کی کارروائی کوتاہ اندیشی کو ترک کر کے اپنی ذمہ داری کو پورا کر کے امت مسلمہ کے اضطراب کو ختم کرے، حکومت پاکستان اپنی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ مرتد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دے کر نافذ کرے قادیانی گروہ کو اسلام دشمن و پاکستان دشمن جماعت قرار دے کر اس کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور اس کی تمام املاک کو بحق سرکار ضبط کیا جائے، امتناع قادیانیت آرڈیننس کا جس طرح مرزائی مذاق اڑا رہے ہیں وہ حکومت کی بدنامی اور اسلامی پاکستان کے لیے ایک پریشان کن امر ہے۔ اس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔ تاکہ آرڈیننس کے مطلوبہ فوائد حاصل ہو سکیں۔ انجمن مرزائیہ ربوہ کی سکنی اراضی کے فرضی و جعلی انتقال کی انکوائری کرا کر اسے کینسل کیا جائے اور رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو علیحدہ کیا جائے، شناختی کارڈ اور تعلیمی اداروں کے تمام فارموں میں حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کا نقشہ حیثیت مساجد سے مختلف کی جائے اجلاس میں لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی قومی کونسل کے موقعہ پر بار کے صدر سعید حسن سمیت جن وکلاء نے قادیانی لاری کا تقرر دیا ان کی مذمت کی گئی اور بار کونسل سے ان کے پریکٹس لائسنس منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا چوہدری اسماعیل اور ان کے رفقاء کے اس جذبہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جس میں انہوں نے مرزائی نواز وکلاء کا تعاقب کیا۔

مولانا ضیاء الدین آزاد اور مجلس عمل کے رہنماؤں کا دورہ

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے زیر اہتمام مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عبدالرؤف خطیب جامع مسجد امینیہ گجرات، مولانا قاری محمد اختر صاحب خطیب جامع مسجد ججن کسانہ، چوہدری محمد خلیل صاحب صدر مجلس عمل ضلع گجرات، حافظ عبدالحمید عثمانی، قاری حبیب الرحمٰن نے مجلس عمل کے زیر اہتمام ضلع کے مختلف علاقہ جات کا گیارہ روزہ دورہ کیا۔ پروگرام میں تبلیغی اجتماعات کے علاوہ خصوصی ملاقاتیں شامل تھیں۔ ججن کسانہ، کھاریاں، لالہ موسیٰ، ڈھیلاں، سرائے عالمگیر، ہگلیانہ، جینہ نزد نصیرہ، چھوکر خورد، لادیاں، جلالپور جٹاں گجرات اور کچھ دوسرے مقامات پر عام جلسے منعقد کیے گئے۔

قادیانیت ایک ناسور

مولانا اللہ وسایا

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیت ایک ناسور ہے اور عالم اسلام کے خلاف استعماری طاقتوں کی آلۂ کار اور ایجنٹ ہے۔ آج بھی اسرائیل کی فوج میں قادیانی نہ صرف بھرتی ہو کر عرب مسلمانوں کے پیچھے چھلنی کر رہے ہیں۔ بلکہ اسرائیل میں قادیانی جماعت کے مراکز موجود ہیں۔ خدا نہ کرے اگر کسی وقت اسرائیلی جارحیت کا رخ پاکستان کی تنصیبات کی طرف ہوا تو انہیں معلومات پہنچانے میں قادیانی پیش پیش ہوں گے۔ مولانا اللہ وسایا یہاں اپنے اعزاز میں دی گئی ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ جو مولانا کے دورہ برطانیہ سے واپسی پر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی طرف سے منعقد کی گئی۔ مولانا نے کہا کہ برطانیہ کے مسلمان قادیانیت کے فتنہ سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں اب یورپ میں قادیانیت کا پُر زور تعاقب شروع کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں جب برطانیہ قادیانیت کا قبرستان ثابت ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احتساب سے مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ کی پاکستان دشمنی اب کھل کر عوام کے سامنے آگئی ہے۔ کیونکہ اس نے پاکستان کو بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ مولانا نے کہا قادیانیت کا پوری دنیا میں تعاقب کیا جا رہا ہے لٹریچر، نشر و اشاعت، دفاتر، تنظیم و تبلیغ کے ذریعہ ان کے اسلام و پاکستان دشمنی کے پروپیگنڈہ کا موثر جواب دیا جا رہا ہے۔ عنقریب امریکہ، کینیڈا، جرمنی، آئرلینڈ میں انٹرنیشنل سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذریعہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہر فتنہ کی ایک طبعی عمر ہوتی ہے۔ قادیانیت اپنی طبعی عمر گزار کر اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کیس کا فوری حل نکال کر عالم اسلام کے مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کیا جائے۔ تاکہ حکومت کی مجرمانہ خاموشی کسی بڑے حادثہ کا سبب نہ ہو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا کو سپاس نامہ پیش کیا جس میں ان کی خدمات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تقریب کی صدارت الحاج سیف اللہ نے کی۔ تقریب میں مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا محمد یوسف، حاجی محمد ذکر اللہ، حاجی عمر دین، مولانا عطاء الرحمان، مفتی ابوبکر سعید الرحمان قاری محمد یوسف ڈسٹرکٹ خطیب، سراج بدر، محمد نواز ناجی، محمد لیسین قریشی، محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں، وکلاء، طلباء، انجمن تاجران نے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر کا خطاب

مراد پور (نمائندہ ختم نبوت) یہاں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مناظر اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر نے مسلمانان پنجاب کو خراج تحسین پیش کیا اور بعد ازاں تقریر کرتے ہوئے فرمایا عشق رسالتمآب ہر مسلمان کے رگ و ریشہ میں رچا بسا ہے یہی ایمان ہے اور یہی اسلام ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عشق و محبت کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے نہ کوئی قادیانی ٹھہر سکتا ہے اور نہ کوئی قادیانی مرزائی نواز ٹھہر سکتا ہے میں آپ کے خیالات اور آپ کے جذبات کو دیکھنے کے بعد اپنے اندر ایک نئی قوت محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آمنہ کے لال عبداللہ کے دُرِّ یتیم رحمت للعالمین خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تاج ختم نبوت عطا فرمایا ہے۔ اس لئے آدم علیہ السلام سے جو سلسلہ نبوت شروع ہو کر آپ تک پہنچا آپ کو اس سلسلہ کا خاتم اور قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کے مبعوث فرمایا۔ آپ کا لایا ہوا دین۔ وہی اسلام ہے اور یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کرتا رہے گا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرما کر اس کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر مقرر کی ہے۔ اور چودہ سو سال کی تاریخ پر آپ نظر ڈالیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس کس طرح فتنے اٹھے اور قرآن کو مٹانے کی کوششیں کی گئیں مگر قربان جائیں اس کے حفاظت کے کہ آج تک قرآن باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ حفاظت کا انوکھا طریقہ ہے۔ آج تک کوئی مذہبی کتاب اس انداز سے محفوظ نہیں کی گئی تھی۔ یہ اعزاز صرف اور صرف قرآن ہی کو حاصل ہے۔ اب مطالب و معانی قرآن کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے طبقہ مفسرین کو پیدا فرمایا۔ قرآن کی غرض و غایت کو اگر کوئی بدلنے کی کوشش کرے گا تو علماء کرام کا یہ طبقہ اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ مرزا قادیانی نے جب ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے غلط معنی و مطلب کو لیکر اٹھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیات کا جب غلط اور اپنی طرف سے تحریف کرنے لگا تو امت کے علماء کرام اس کے سامنے دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر سامنے آگئے اور علمی میدان سے بھگا دیا۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے نبی آخر الزماں کی لائی ہوئی شریعت ہی ہماری کامیابی اور کامرانی کی ضامن ہے۔ مرزا دجال و کذاب بن کر انگریز کے کہنے پر مسلمانوں میں افتراق ڈالنے کی غرض سے اٹھا مگر مسلمانوں نے ہر میدان میں اس کا تعاقب کیا۔ اس کو خائب و خاسر ہونا پڑا۔ وہ خود اپنی زبان اور بیان سے جھوٹا ثابت ہوا۔ اس نے محمدی بیگم سے

باقی صـ۲۹ـ پر

اے چشمِ اشکبار، ذرا دیکھ تو سہی

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی طرف سے "حقیقت حال" کے عنوان سے ایک پمفلٹ آج سے تقریباً ۷ ماہ پہلے شائع ہوا تھا۔ جس میں ملکی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور بیانات کی روشنی میں قادیانی ٹولے کی غنڈہ گردی، جارحیت اور اشتعال انگیز کارروائیوں (خاص طور پر مسجد منزل گاہ سکھر میں مرزائیوں کا بموں سے حملہ جس کے نتیجے میں دو مسلمانوں کی شہادت اور متعدد افراد کے زخمی ہونے کا واقعہ رونما ہوا) کی نشاندہی کی گئی تھی۔ مسجد منزل گاہ کے خطیب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب ہیں۔ جن کی کسی گروہ یا جماعت سے دشمنی نہیں سوائے اس کے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت اور محبت رکھنے کی وجہ سے قادیانیوں کی آنکھ کا نشانہ ہوتے ہیں۔ مسجد میں بم پھینکنے کا مقصد مولانا موصوف کی جان لینا تھا۔ عینی گواہوں کی شہادت پر دو قادیانیوں کو موقعہ پر ہی گرفتار کر لیا گیا جبکہ باقی قادیانی شناخت پریڈ کے بعد گرفتار ہوتے۔

قادیانیوں کو اس پمفلٹ کے جواب کا خیال سات ماہ بعد آیا اور انہوں نے ایک ورقی ٹریکٹ شائع کرا کے سندھ کے علاقے میں تقسیم کرایا۔ بزدلی کی انتہا ہے کہ اس پر نہ تو چھپوانے والے کا نام ہے اور نہ ہی کوئی پتہ درج ہے ——— اس ٹریکٹ پر عربی کا یہ مقولہ صادق آتا ہے۔ کل شیٔ یرجع الیٰ اصلہ کہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ کیونکہ اس میں اپنے جھوٹے اور کذاب نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح دجل و تلبیس سے کام لیا گیا ہے ——— سچ ہے جو کا نبی جھوٹا اور کذاب تھا اور ساری عمر الفاظ کے ہیر پھیر سے اپنی "نبوت" کی دکان چمکاتا رہا اس کی ذریت بھی اسی دجل و تلبیس سے کام لے رہی ہے۔

تاجدار ختم نبوت امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

"میری امت میں تیس کذاب اور دجال پیدا ہوں گے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں (حالانکہ) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

قربان جائیے! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔ مسیلمہ کذاب سے لیکر سیلمہ پنجاب تک جتنے بھی کذاب و دجال آئے سب غیروں کا انگیخت یا شہ پر گمراہ ہوئے اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے۔ ان میں سب سے زیادہ دجل و فریب سے جس نے کام لیا وہ مرزا قادیانی تھا۔ کیونکہ اس نے ایک دعویٰ نہیں سینکڑوں دعوے کیے وہ کہتا ہے، میں امتی بھی ہوں نبی بھی ——— مجدد بھی ہوں مہدی بھی ——— مسیح بھی ہوں ابن مریم بھی ——— یہاں تک کہ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اس نے یہاں تک لکھا کہ قرآن کریم کی آیت محمد رسول اللہ والذین معہ میں خدا نے میرا نام محمد بھی رکھا اور رسول بھی ——— اسی کو اکمل نامی شاعر نے (جسے قادیانی مرزا کا صحابی کہتے ہیں) یوں نظم کیا ہے

۱۔ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

۲۔ محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

تمام قادیانی، مرزائے قادیان کو اس کی "وحی" کے مطابق نہ صرف محمد رسول اللہ سمجھتے ہیں بلکہ آپ سے بھی بڑھا ہوا سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ ——— اس نکتے کو ایک جگہ مرزا قادیانی نے یوں سمجھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کے چاند تھے اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں (العیاذ باللہ) ——— اس بدبخت نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خدا کے دوسرے اولوالعزم پیغمبروں اور رسولوں کی شان میں بھی گستاخیاں کیں۔ اور گندے الفاظ تحریر کیے۔

اس نے کروڑوں مسلمانوں کو جنگل کے سور، کنجریوں کی اولاد اور مسلمان عورتوں کو کتیوں سے بدتر قرار دیا ——— مرزا قادیانی کی ایسی کتابیں آج بھی لاہور اور ربوہ دونوں جگہ سے شائع ہو رہی ہیں۔ اور تقریباً ہر قادیانی کے گھر میں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قادیانی اس کو مجدد سے مہدی، مہدی سے مسیح، مسیح سے نبی، نبی سے رسول،

رسول سے محمد رسول اللہ حتیٰ کہ آپ سے بھی افضل اور برتر قرار دیں، ان کے نزدیک تمام انبیاء عیب دار، مرزا بے عیب —— تمام مسلمان جنگل کے سور، کنجریوں کی اولاد اور مسلمان عورتیں کتیوں سے بدتر —————— اور دعویٰ یہ کہ ہم پیچے پُرامن اور خداترس ہیں، کیا یہ شراب پر شربت کا لیبل چسپاں کر کے سادہ لوح عوام کو فریب دینے والی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا اس سے زیادہ خندہ گردی اور اشتعال انگیزی بھی کوئی ہو سکتی ہے۔؟

قادیانیوں نے ٹریکٹ میں کہا ہے کہ یہ الزام کہ اُن کی جماعت یہودیوں کی ایجنٹ ہے —— قادیانی اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ اسرائیل میں مسلمانوں کی کوئی تنظیم یا جماعت نہ تو اپنا دفتر قائم کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی کسی کو وہاں تبلیغ اسلام کی اجازت ہے۔ جب کہ قادیانی مشن نہ صرف وہاں موجود ہے۔ بلکہ ہزاروں قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔ جو یہودیوں کے شانہ بشانہ فلسطین کے بے گناہ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں —————— قادیانیوں کے بارے میں "یہودیوں کا ایجنٹ" لکھنا بہت چھوٹی سی بات ہے مرزا قادیانی نے تو یہودیوں سے اپنا خونی رشتہ ظاہر کیا ہے۔ اگر جرأت ہے تو کریں انکار —— پھر ہم بتائیں گے کہ قادیانیوں اور یہودیوں میں کیسے رشتے داری ہے۔

اس کے بعد ٹریکٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ ہم پر بہتان ہے۔ کہ مولانا اسلم قریشی کے اغواء، اللہ یار ارشد پر حملے، جان محمد زرداری کے قتل، کنری میں بخاری مسجد کے قریب جلوس اور اشتعال انگیز حرکتوں میں ان کا یا قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے وغیرہ وغیرہ

جہاں تک مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کا مسئلہ ہے اگر وہ انہوں نے اغوا نہیں کیا تو کس نے اغوا کیا؟ مولانا کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ایم۔ ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور قادیانیوں نے بدلہ لینے کے لیے ایسا کیا ہے —————— اور اگر انہوں نے اغوا نہیں کیا تو مرزا طاہر کو ملک سے چھپ کر بھاگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ —————— رہے مولانا اللہ یار ارشد —— اگر وہ زخمی حالت میں اپنی مسجد سے اٹھائے جاتے تو یہ الزام کسی اور کے سر تھوپا جا سکتا تھا۔ جب کہ مولانا کو زخمی حالت میں ربوہ سے برآمد کیا گیا۔ جہاں سے زخمی برآمد ہوا مجرم وہیں ہے ذکر کوئی اور —————— یہی مسئلہ جان محمد زرداری کا ہے کہ وہ قریب زیر تبلیغ تھا۔ جب اس نے انکار کر دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔

ٹریکٹ میں ساہیوال کے واقعے کے بارے میں لکھا ہے کہ!

"ساہیوال کے مذکورہ افراد خدا کے گھر سے کلمہ طیبہ مٹانے نہیں آئے تھے"۔

یہ تحریر خود اس بات کا اقرار ہے کہ بقول ان کے وہ کلمہ طیبہ مٹانے آئے تھے اس لیے انہیں قتل کیا گیا ہے قانون کو ہاتھ لینا اس بات کی دلیل ہے کہ ساہیوال کے دو حضرات کو انہوں نے قتل کیا ہے۔ اس واقعے سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ مولانا اسلم قریشی، اشرف ہاشمی کے اغواء، مولانا اللہ یار ارشد پر حملے، جان محمد زرداری کے قتل، سکھر میں بم پھینک کر مسجد کی بے حرمتی اور دو مسلمانوں کو شہید کرنے نیز کنری میں بخاری مسجد کے ساتھ اشتعال انگیز حرکتوں میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ اس سے کوئی قادیانی انکار نہیں کر سکتا کہ الفرقان بٹالین رضا کاروں کی تنظیم ہے۔ اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قادیانی ربوہ میں اپنے نوجوانوں کو مسلح تربیت دے رہے ہیں۔ انہیں نشانہ بازی حتیٰ کہ غلیل بازی تک بھی سکھائی جا رہی ہے —— جب بقول ان کے قادیانی جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ تو یہ رضا کار فورس، یہ اسلحے کی تربیت، یہ نشانہ بازی اور غلیل بازی کیوں سکھائی جا رہی ہے۔ قادیانیوں میں اگر جرأت و ہمت ہے اور وہ سچے ہیں تو چھپ چھپ کر بغیر نام کے اشتہار کیوں شائع کرتے ہیں وہ میدان میں آئیں ہم دلائل سے ثابت کریں گے کہ قادیانی جماعت ایک فسطائی، دہشت گرد اور مغربی سامراج کی خود کاشتہ یا جاسوس تنظیم ہے۔

قادیانی جب لاجواب ہو جاتے ہیں تو پھر کھسیانی بلی بن جاتے ہیں اور قسمیں کھا کھا کر اپنے کو سچا ثابت کرنے لگ جاتے ہیں اس ٹریکٹ میں بھی یہی تکنیک اختیار کی گئی ہے۔ یہ وہی انداز ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا۔ جب مرزائے قادیان، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے دلائل کی تاب نہ لا سکا تو فوراً ایک اشتہار بعنوان "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کیا۔ جس میں مرزا قادیانی نے لکھا:۔

"اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر .... اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے"

مرزا قادیانی نے اشتہار کے آخر میں وہی قرآنی آیت (دعا) لکھی ہے۔ جو قادیانیوں کے مذکورہ بالا ٹریکٹ کے آخر میں لکھی ہوئی ہے یعنی

باقی ص ۲ پر

خصائل نبوی ۴

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رح

حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار البصری حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا ھمام وجریر بن حازم قالا حدثنا قتادہ عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانبوں میں اور ہر دو شانوں کے درمیان سینگی لگواتے تھے۔ اور عموماً ۱۷ یا ۱۹ یا ۲۱ تاریخ میں اس کا استعمال فرماتے تھے۔

فائدہ ان تاریخوں کی اور بھی بعض روایات میں خصوصیت آئی ہے۔ اطباء کا قول بھی اس کے موافق ہے۔ ابن سینا سے نقل کیا گیا ہے کہ سینگی لگانا مہینے کے شروع میں اور ختم میں اچھا نہیں ہے بلکہ مہینے کے وسط میں ہونا چاہیے۔ اس روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت سے بار بار مختلف ایام میں سینگی لگوانا معلوم ہوتا ہے اور بھی جو روایات اس باب میں ذکر کی جا رہی ہیں ان سے مختلف مقامات پر سینگی کا لگانا معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہود نے خیبر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر قاتل کھلا دیا تھا جو نہایت سخت تھا اور مقصد تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے یہ مخالفت کا قصہ ہی ختم ہو جائے اگرچہ اس گوشت کو جس میں زہر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا تھا۔ مگر جس قدر کھایا تھا اس کا اثر یہ تھا کہ وہ سمیت مختلف اوقات میں بالخصوص گرمی کے زمانہ میں بار بار عود کرتی تھی۔ اور جس جانب مادہ کا زور ہوتا تھا اسی جانب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی کے استعمال کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور سمی مادہ چونکہ خون میں حلول کرتا ہے اور سارے بدن میں سرایت کرتا ہے اس لیے مختلف مقامات پر اس کا زور ہوتا تھا۔

حدثنا اسحٰق بن منصور حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادہ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم بملل علی ظھر القدم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے موضع ملل میں (جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔) حالت احرام میں پشت قدم پر سینگی لگوائی۔

فائدہ حالت احرام میں سینگی لگوانا بعض ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ بال نہ اکھڑیں۔ ان روایات میں سینگی کا استعمال کثرت سے نقل کیا گیا ہے اور بھی احادیث کی کتابوں میں سینگی کا استعمال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل دونوں سے نقل کیا گیا ہے۔ اور فصد کا استعمال نقل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ اطباء کے نزدیک فصد بہ نسبت سینگی کے زیادہ نافع ہے اور بہت سے امراض میں اکسیر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں علی الاطلاق نافع نہیں ہیں بلکہ ان میں تفصیل ہے۔ حجاز کا ملک گرم ہے اور جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ اس ملک کے سینگی زیادہ مناسب ہے اسی لیے کہ موسم کے گرم اور سرد ہونے سے مزاجوں میں بے حد تفاوت ہو جاتا ہے گرم ملکوں میں اور اسی طرح دوسرے ملکوں میں گرمی کے زمانہ میں حرارت بدن کے ظاہری حصہ پر آ جاتی ہے۔ اور باطنی حصہ میں برودت کا اثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرمی کے زمانہ میں پسینہ کی کثرت ہوتی ہے اور باطنی برودت کی وجہ سے کھانے ہضم میں دیر لگتی ہے اور مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں بخلاف سرد ملکوں کے اسی طرح سے سردی کے زمانہ میں دوسرے ملکوں آدمی کی حرارت ماحول کی سردی کی وجہ سے اندرون بدن میں چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے ہضم میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ پیشاب میں حجاب نکلتی ہے امراض میں کمی ہوتی ہے۔ اسی لیے بقراط کا مقولہ ہے کہ سردی کے موسم میں اندرون بدن گرم زیادہ ہوتا ہے اور نیند زیادہ آتی ہے اور کھانا بسہولت ہضم ہوتا ہے اسی وجہ سے ثقیل غذائیں سردی میں بسہولت ہضم ہو جاتی ہیں اور گرمی میں بدقت۔ اسی وجہ سے اہل حجاز کو شہد کھجور وغیرہ گرم چیزوں کے استعمال سے نقصان نہیں ہوتا۔ سینگی میں چونکہ خون ظاہر بدن سے نکلتا ہے اور حجاز میں ظاہر بدن پر حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے وہاں کے زیادہ مناسب ہے اور فصد میں اندرون بدن سے اور رگوں سے خون کھینچتا ہے اس لیے فصد وہاں کے مناسب نہیں ہے۔ اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال میں یہ منقول نہیں ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بحیثیت

امیر و قائد

قاضی محمود الحسن اشرف

انسانی تاریخ بھی بڑی عجیب و غریب ہے کہ جس میں آغاز ہی سے متضاد صفات پائی جاتی ہیں، یہ انسان بینا بھی ہے اور نابینا بھی، کمزور بھی ہے اور توانا بھی، عظمت و شرافت کا پیکر بھی ہے دنائت و رزالت کا نقیب بھی، عدل و انصاف کا داعی بھی ہے ظلم و عدوان کا سبب بھی انسانی تاریخ اس طرح کی متنوع صفات سے بھری پڑی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانیت کے درمیان یہ طاقتیں ہمیشہ متقابل و متصادم رہی ہیں اسے حق و باطل کا معرکہ اور خیر و شر کا ٹکراؤ بھی کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقت و صداقت اس تصادم و تقابل میں ہر حال غالب رہی تاریکی کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو لیکن جوں ہی روشنی کا ظہور ہوا تاریکی کی جگہ اجالا آ گیا دنائت و ذلالت کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو شرافت نے اسے ختم کر دیا، ظلم و ستم کتنا ہی شدید ہو لیکن حق و صداقت اور عدل و انصاف کے میزان نے اس کا قلع قمع کر دیا: ایک انسان کی حقیقت شر و خیر، شرافت و ذلالت، ظلم و انصاف اسی وقت عیاں ہوتی ہے جب اسے اتنا مقام میسر ہو کہ وہ مجسمہ خیر بھی بن سکے اور نقیب شر بھی وہ عدل و انصاف کا پیکر بننے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور ظلم و ستم کا خوگر بننے کی پوزیشن

چمنستان دھر میں محمد ابن عبداللہ، در یتیم آمنہ، خلاصہ کائنات، فخر موجودات، دعائے ابراہیم نوید مسیحا، ختم الرسل، سید البشر، دانائے کل کو مخلوق خدا میں سب سے افضل و اعلیٰ سب سے عظیم اور سب سے زیادہ بااختیار ہونے کے ناطے یہ مقام حاصل تھا کہ وہ جسے چاہیں نظر حقارت سے ٹھکرا دیں جسے چاہیں جو سزا دیں لیکن اتنے عظیم مقام کے باوجود کہ اپنے رب کی جانب سے عظیم روحانی منصب بھی تھا اور مادی قوت و شوکت بھی لیکن اگر ایک معمولی بدوی سامنے آ کر گستاخانہ انداز میں گفتگو کرتا ہے تو یہ اس کے جواب میں دست شفقت سے اور پیار و محبت سے اسے جواب دیتے ہیں اس عظیم شخص کے پیروکار گستاخی کرنے والے کی جانب لپکنا چاہتے ہیں اس کی زبان بند کرنا چاہتے ہیں تو یہ عظیم ہستی انہیں روک دیتی ہے، یہ عظیم ہستی درحقیقت خدا کی مخلوق کے لئے باعث رحمت ہے اور یہ ذات خدا کی خدائی کے عالمگیر پیغمبر اور ابدی رسول کی ہے: آپ کے اسوۂ حسنہ کی پاکیزہ اور بے نظیر جھلکیاں ساری انسانیت خصوصاً غمزدہ و بے سہارا انسانوں کے لئے سبق آموز بھی غموں کا مداوا اور پریشانیوں کا علاج بھی:۔

پسے ہوئے انسانوں کے حقوق کے تحفظ کا غیر فانی دستور بھی ہیں اور ان کے فرائض کا کامل نمونہ بھی اور انہیں عدل و انصاف دلانے کے لئے رہنما بھی رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت انسانوں کو نہ صرف عدل و مساوات کی جانب متوجہ کیا بلکہ عملی زندگی میں بھرپور انداز میں رہنمائی بھی کی جب دنیا والے غمزدہ انسانوں کے شریک غم بننے کے بجائے غموں میں اضافے کا سبب بنتے بے کسوں کی مجبوری کو دیکھ کر کھلکھلا کر ہنستے بے سہارا انسانوں کا ملجا بننے کے بجائے اس کا خون چوستے، جو غموں کا زخم خوردہ ہوا اس کے زخموں پر نمک چھڑکتے جو یتیم ہو جاتا اسے دھتکارتے جو سفر میں ہوتا اسے لوٹتے جو خیر کی طرف بلاتا اسے ختم کرنے کے درپے ہوتے جو محبت کا درس دیتا اس سے نفرت کرنے لگتے ان کی یہ تعدی ان کا یہ ظلم ان کی ہر طرح کی شفا کارد حرکات سے صرف انسانیت ہی و اقدار نہ تھی وہ اپنے پیدا کرنے والے کو بھی بھول گئے تھے اس کے مقام عظیم میں بھی سیکڑوں شریک بنا لئے تھے۔ انسانی تاریخ کا یہ منظر بڑا ہی بھیانک تھا کہ انسانیت و آدمیت جو احترام و اکرام کی مستحق تھی ہر طرح کی ذلت و رسوائی اس سے معنون و متصف کر دی ایسی حالت میں انسانی اکرام و شرافت کی بحالی کے لئے خدا کا ابدی اور عالمگیر دستور صرف عرب ہی کے نہیں کائنات کے سب سے بڑے انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے نازل ہوا جس میں عدل و انصاف کا حکم اور طریقہ بھی تھا اور انسانی مساوات کا نمونہ بھی۔ شرافت و نجابت کا درس بھی تھا اخوت و محبت کی دعوت بھی، تقویٰ و پاکیزگی کی ترغیب بھی تھی فحش و منکر سے ترہیب بھی تقرب الٰہی حاصل کرنے کا طریقہ بھی تھا معاشی و معاشرتی زندگی کی مکمل رہنمائی بھی:۔

الغرض وہ کامل دین اور کامل نمونہ تھا۔ یہی وجہ ہے تعلیمات محمدی اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنایا اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے محبت کی اس میں عظیم روحانی انقلاب برپا ہو گیا جس نے بھی اس مرکز ہدایت سے کچھ حاصل کرنا چاہا وہ خود ہادی بن گیا جو بھی اس ہستی سے وابستہ ہوا جگ گیا جو راہزن تھا وابستگی رسالت نے اسے رہبر دہی

نہیں عظیم رہبر بنادیا جو فسق و فجور کا نقیب تھا تعلیمات رسالت نے اسے مقدس بنادیا جو ظلم کا پیکر تھا وہ عدل کا داعی بن گیا جو انسانوں کو تڑپتا دیکھ کر مسرور ہوتے تھے دین محمدی نے ان کے دلوں کو اتنا نرم کردیا کہ اب کسی بھی انسان کے پاؤں میں چبھنے والے کانٹے کا اثر اپنے دل میں محسوس کرنے لگے کل تک جو انسانوں سے نفرت کرتے تھے غلامی رسالت نے انہیں ہر ایک انسان سے محبت کا خوگر بنادیا۔

اکبر آلہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا!

اتنا عظیم اور عالمگیر انقلاب مادی نہیں قلبی انقلاب نہایت ہی مختصر وقت میں برپا ہوگیا یہ درحقیقت کردار کی پاکیزگی کا اعجاز تھا یہ اپنی زندگی کو عمل بنا کر پیش کرنے کا نتیجہ تھا۔ کہ جو دوسروں کے لئے پسند کیا اسے خود بھی اپنایا اور دوسروں کو کہنے سے پہلے خود عمل کر دکھایا تمام انسانیت کے لئے اگر مساوات و انصاف کا درس و پیغام ہے تو پھر ذات رسالت نے باوجود تمام تر سعادتوں اور رفعتوں کے خود بھی اپنے ساتھیو میں کسی بھی اجتماعی کام میں استثنیٰ کے بجائے اپنے آپ کو بھی مصروف عمل کر دکھلایا۔ خدا کی لامحدود رحمتیں ہوں اس آقائے انسانیت پر مکہ کی زندگی مصائب کی زندگی تھی اور مدینہ میں تشریف آوری پر یثرب میں روحانی عظمت کے ساتھ نظم مدینہ بھی آپ کے سپرد تھا اس طرح ظاہری شوکت بھی حاصل تھی، آقائے انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے تو باوجود ہر طرح کے ظلم و ستم کے بارگاہ قدس میں جھکنے کے لئے بیت اللہ موجود تھا لیکن یثرب آمد کے بعد پیغمبر خدا کو اپنے مخلص ترین رفیقوں کے ساتھ صاری کو دیتا ہے بے نیاز ہوکر اپنے رب سے شرف نیاز حاصل کرنے کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہے جس کی بنیاد اسی اخلاص و تقویٰ طہارت و پاکیزگی پر ہو جس پر آپ کے جد امجد حضرت ابراہیمؑ نے بنا کعبہ رکھی چنانچہ جگہ کا انتخاب ہوگیا اب تعمیر کرنی ہے۔ بیت اللہ کی تعمیر جب ہو رہی تھی اس وقت دو شخص ہی تھے ایک ابراہیم دوسرے ان کے فرزند سعید حضرت اسماعیل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم لیکن مدینہ میں جو مرکز حق قائم کرنا ہے اس کی تعمیر کے لئے ایک بڑی جماعت اپنی زندگیاں راہ خدا میں صرف کرنے کا میثاق کرچکی ہے چنانچہ مدینہ میں منادی کردی کہ بیت خدا کی تعمیر کرنی ہے بندگان خدا اس اجر و ثواب والے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں"

اس دعوت پر ہر شخص لبیک کہتے ہوئے بڑھا ہر ایک نے اپنی سعادت و کامیابی حاصل کرتے ہوئے اپنی قسمت پہ نازاں ہوتے ہوئے بڑی محنت و جستجو سے کام شروع کردیا ان ہی بندوں کو خدا سے جوڑنے والی ہستی کو یہ اختیار تھا کہ وہ خود بیٹھ کر کام کی نگرانی فرماتے اور مشاہدہ کرکے واپس آرام کدہ میں تشریف لے جاتے لیکن نہیں ایسا نہیں ہوا بلکہ خود پیارے رسولؐ اپنے کندھوں پر اینٹیں اٹھا کر لارہے تھے اور آقا و محکوم قائد و عوام میں پائی جانے والی تفریق و تمیز کو پاش پاش کر رہے تھے یہ آقائے عظیم یہ قائد ایسا کہ عوام اس کے اشارے پر اپنی جانیں تک نچھاور کرنے کیلئے ہمہ وقت منتظر جانثار اپنے آقا کے حضور عرض کرتے ہیں اے محبوب خدا آپ تشریف رکھیں مشاہدہ کریں اس خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں۔"

"میں اس کی تعمیر میں شرکت پر ملنے والے اجر و ثواب سے محروم کیوں رہوں"

یہ جواب تھا پیکر مساوات کا اور اس میں عالمی رہنمائی کا درس پنہاں تھا۔

یہ ایک واقعہ ہے اور اس قسم کے ہزاروں واقعات سے کتب سیرت لبریز ہیں کیا پوری دنیا میں مشرق سے لے کر مغرب تک شمال سے جنوب تک کوئی "امیر" کوئی "آقا" کوئی لیڈر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس طرح کام کرتا ہے لوگ ایسا کرنے کو باعث عار سمجھتے ہیں لیکن انسانیت کے سب سے بڑے رہنما ایسا کرنے کو باعث سعادت سمجھتے ہیں یہ ہے حقیقی رہنمائی اسے ہی عالمی مساوات کا عنوان اگر دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

باقی آئندہ

انسانیت سازی

حج اور عمرہ کے احرام کے لئے سفید کپڑا بہتر اور سنت ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۲۰)

عہد رسالت سے یہی معمول رہا ہے، ایک مرتبہ حج کے موقع پر حضرت عمرؓ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے احرام کے کپڑوں کو کچھ رنگین پایا تو فرمایا کہ طلحہ! یہ کیا ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ امیر المؤمنین! یہ کپڑا رنگا ہوا نہیں ہے بلکہ مٹی لگنے سے اس کا رنگ ایسا ہی ہوگیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا:

انکم ایها الرهط ائمة یقتدی بکم ولو ان احدجاهل، قال طلحة یلبس الثیاب المصبغة، وهو محرم، وان احسن ما یلبس المحرم البیاض، فلا تلبسوا علی الناس.

یعنی آپ حضرات دینی مقتدیٰ اور پیشوا ہیں اور اگر آپ کو کوئی انجان آدمی دیکھے تو یہی کہے گا کہ طلحہ بحالت احرام رنگین کپڑے پہنتے ہیں، حالانکہ محرم کے لئے بہترین کپڑا سفید ہے اس لئے آپ حضرات لوگوں کو شک و شبہ میں نہ ڈالیں۔

حضرت عمرؓ نے دینی مصلحت و ضرورت کے پیش نظر ایک ساتھی کو ایسے کپڑے سے منع کیا جو عوام کو دینی معاملہ میں شبہ میں ڈال دے۔ اور ان کو روکنے کی وجہ یہ بتائی کہ چونکہ آپ لوگ دینی مقتدا اور مذہبی رہنما ہیں، اس لئے عوام

باقی ص ۲۷ پر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

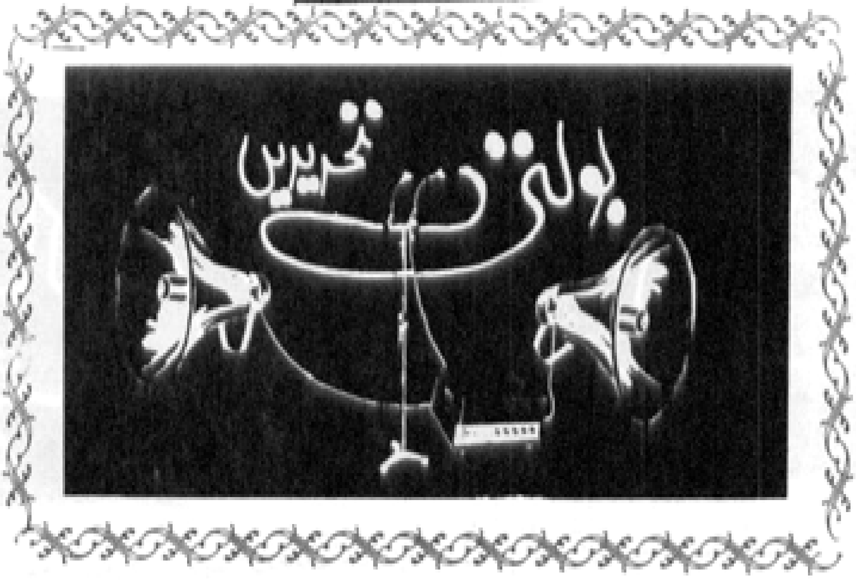

مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کی ذریت احمد، محمد، مہدی، یٰسین، رسول، مرسل، نبی اللہ، نذیر، امام ابا مبارک، عیسیٰ، مسیح، مسیح موعود، مسیح اللہ، مسیح الزمان، مسیح ہجایح، مسیح محمدی، روح اللہ، مریم، ابن مریم، جری اللہ وغیرہ اسی قسم کے ۹۹ نام دیتی ہے۔ دنیا کے کروڑوں مسلمان جو مرزا غلام احمد قادیانیوں کو نہیں مانتے انہیں مرزا قادیانی کے فتوے کے مطابق کافر، کنجریوں کی اولاد، جنگل کے سور اور مسلمان عورتوں کو کتیاں کہتی ہے قطع نظر ان نظریات کے آج کی محفل میں ہم قادیانی ٹولے کے سامنے سچ اور جھوٹ کی پہچان کا ایک اصول پیش کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

"کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی توہین یا گستاخی نہیں کی"، مرزا قادیانی کے خدا کے سچے نبیوں کے بارے میں کفریات حسب ذیل ہیں۔ قادیانی خود فیصلہ کریں کہ جو شخص سینکڑوں دعوے کرتا ہے اور انبیاء کی شان میں کفریات بکتا ہے کیا وہ مسلمان کہلانے کا بھی حقدار ہے چہ جائیکہ اسے نبی بنا کر پیش کیا جائے؟

"حضرت مسیح ابن مریم کی توہین"

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی یاد رہے کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)۔ عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات بیان کئے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶) استغفر اللہ اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کچھ نہ تھا، معاذ اللہ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)... آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ الخ معاذ اللہ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کسبی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

ہائے یہ ماتم کس کے سامنے لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۴) انا للہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قاتل کے پتہ لگانے میں گائے ذبح کی تھی اور بوٹی مارنے سے مردہ زندہ ہو گیا تھا وہ دھمکی اور مسمریزم تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۷۴۸)

"حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا معجزہ"

عمل مسمریزم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندوں کو زندہ کرنا بھی عمل مسمریزم تھا۔" یہ معجزہ نیز اور کا معجزہ قرآن مجید کے اخبار انبیاء میں سے ہیں۔ اس کے متعلق مرزا صاحب کی یہ گوہر افشانی ہو گئی اس کے بعد بھی یہ مطلب نہیں کہ قرآن نے جن کو معجزہ قرار دیا ہے وہ در حقیقت معجزات نہیں کیونکہ مسمریزم ہے اگر معجزہ مان لیا جائے تو آج دنیا میں ہر مسمریزم کا جاننے والا صاحب اعجاز و معجزہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ و سلیمان علیہما السلام کے متعلق گستاخی

یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے تھے اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ الاوہام ص ۱۲۵)

سردار دو عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی کیفیت کھلی ہوئی ہو الخ تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔

(ازالہ الاوہام ۶۹۱ جلد ۲)

عقیدہ آخرت اور انسانی زندگی

انگریزوں نے ہندوستان میں تقریباً سو سال حکومت کی اس مدت میں انہوں نے اپنی تہذیب و ثقافت کو رائج کرنے کے لئے تعلیم کی نشر و اشاعت کو ذریعہ بنایا اور مغربی نظام تعلیم کو انگریزی زبان کے ذریعہ رائج کیا اور ہندوستانیوں کو یہ احساس دلایا کہ وہ قانون کے سب سے بڑے محافظ و امین ہیں قانون کی نظر میں بڑے چھوٹے طاقتور، کمزور سب برابر ہیں اور ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ کچھ ہی دنوں میں نوجوان طلبہ کی ایک بڑی تعداد کا نقطۂ نظر بدل گیا، ان کے سوچنے کا انداز بدل گیا، ان کی عادات و اطوار بدل گئے وہ انگریزی بولنے اور لکھنے میں بڑا پن محسوس کرنے لگے اور نقالی کا بھوت اس طرح سوار ہوا کہ حاکم قوم کی ہر چیز کو اچھا سمجھ کر اپنا لیا اور اپنی تابناک تاریخ اور قابل فخر ماضی کو بھلا دیا بلکہ اپنے ماضی کو ایک فرسودہ نظام سمجھ کر اس سے نفرت کرنے لگے اور انگریزوں کے بقول انہوں نے رنگ اور جسم کے اعتبار ہندوستانی اور فکر و ذہن کے لحاظ سے ایک مغربی نسل تیار کر لی" یہ وہ انسانیت فراموش نسل تھی۔ جس نے یہاں کے رہنے والوں کو اخلاقی گراوٹ کے دہانے پر لا کھڑا کر دیا۔ ان کا فساد بہ رنگ اصلاح آیا وہ دلچسپ و دلفریب اسکیمیں بناتے رہے اور خالص ذاتی اغراض کی تکمیل کو اصلاح کا رنگ دے کر "انما نحن مصلحون" ہم صرف اصلاح کرنے والے ہیں کا نعرہ لگاتے رہے۔

ان میں کچھ چیزیں تو ایسی ہیں جن کو ہر شخص نقد و فساد سمجھتا ہے جیسے جھوٹ وعدہ خلافی، امانت میں خیانت بدکاری چوری، دھوکہ، فریب، قتل و غارت گری خونریزی وغیرہ ہر عقلمند آدمی ان کو برا سمجھتا ہے اور ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور کچھ چیزیں ایسی ہیں تو دیکھنے میں بری نہیں معلوم ہوتیں مگر ان کی وجہ سے انسانوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور جب انسان انسانی اخلاق کھو بیٹھتا ہے تو انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا ایسا فساد جس کو روکنے میں بڑی سے بڑی حکومت اپنے سارے وسائل کے باوجود ناکام ہو جاتی ہے، اس لئے کہ قانون کی تنفیذ انسان کرتا ہے جب انسان انسان رہا تو قانون کی جو گت بنتی ہے اس کا تماشا آج ہر شخص علی الاعلان ہر محکمہ اور ہر ادارہ میں دیکھ رہا ہے، آج کی دنیا کو ترقی یافتہ کہا جاتا ہے، اسکولوں اور کالجوں کا جال گاؤں گاؤں تک پھیلا ہوا ہے، تہذیب تہذیب کے نعروں سے زمین کا چپہ چپہ گونج رہا ہے، قانون سازوں اور انکی مجلسوں کا بازار گرم ہے، قوانین کے نافذ کرنے کے لیے بے شمار ادارے قائم ہیں اربوں کھربوں روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ دفتری انتظامات کی بھول بھلیاں ہے لیکن جرائم روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، وجہ صرف یہ ہے کہ قوانین انسانوں کے ہاتھوں میں ہیں اور انسان اپنی انسانیت کھو چکا ہے اس لئے محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری توجہ انسان کو انسان بنانے پر مرکوز فرمائی تھی، نتیجہ یہ ہوا کہ جرائم خود بخود ختم ہو گئے نہ پولیس کی ضرورت پڑی اور نہ عدالتوں کی اور جب تک مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و تعلیمات پر عمل کرتے رہے دنیا نے وہ امن و امان دیکھا تاریخ انسانی نے جس کی نظیر نہ پیش کی اور نہ اس سے ان تعلیمات کو اپنائے بغیر اسکی توقع کی جا سکتی ہے آخرت کا تصور، اللہ کا خوف حساب و کتاب کی فکر، جنت کا شوق و تمنا، دوزخ کی ہولناکیوں کا تصور یہ وہ عقیدہ ہے جو انسان کو انسان ہی نہیں بناتا بلکہ اس کے اندر انسانیت کی اعلیٰ ترین صفت "احسان" پیدا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے، نتیجہ ظاہر ہے وہ دنیائے انسانیت کے لئے سرچشمہ رحمت و محبت بن جاتا ہے اور انسانی زندگی امن و سکون کا گہوارہ بن جاتی ہے یہی وہ عقیدہ ہے۔ جس نے عرب قبائل کے درمیان نہ ختم ہونے والی منافرت کی آہنی دیواریں توڑ کر ان کو بھائی بھائی بنا دیا۔ یہاں تک کہ ان کو خونی رشتوں سے بھی بے نیاز کر دیا تھا اور ان کے دلوں سے اللہ کے خوف کے علاوہ ہر خوف نکال دیا تھا وہ بڑی سے بڑی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے تھے، اس عقیدہ نے ان کو ایمان کی بے پناہ قوت اور عمل کا وہ حسن عطا کیا، جس نے دلوں کو مسخر کر لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ساری دنیا پر چھا گئے، مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور جس زمانہ میں ہوا روم و مصر، شام و ایران میں یہ فلسفیانہ علوم اور الٰہیات کے یہ شکوک و شبہات پورے کے پورے موجود تھے، مگر اس کی اصلاح علم کلام کی ایجاد سے نہیں کی گئی بلکہ قوت ایمانی اور حسن عمل کی زندہ مثالوں نے ان کے شکوک شبہات کے پردوں کو چاک کر دیا، تعلیم یافتگان نبوت جہاں پہنچے سیدھی سادی اور بے کد و کاوش خدائی منطق جو قرآن کی صورت میں تھی اور اسوۂ رسول جس کے وہ خود نمونے تھے یہ وہ

چراغ ان کے ہاتھوں میں تھے جن کو لے کر وہ آگے بڑھتے رہے اور تاریکی کا پردہ چاک ہوتا چلا گیا۔“

(دیباچہ حیات شبلی صفحہ ۴۳)

عرصۂ دراز سے جدید تعلیم یافتہ حضرات کا ایک محدود طبقہ یہ کہتا چلا آرہا ہے کہ اس دور میں اسلام میں لچک پیدا کرنے کی ضرورت ہے دھیرے دھیرے یہ مطالبہ اتنا بڑھا کہ جدید تعلیم یافتہ لوگ ”اسلام کی تشکیل جدید“ کی تدبیریں سوچنے لگے اور ان کے ذہن سے یہ بات نکل گئی کہ اسلام کی تشکیل جدید یا اس میں متعینہ رعایتوں کے بعد لچک پیدا کرنے کا مطلب اسلامی تعلیمات میں تحریف و تبدیلی کے سوا کچھ نہیں اور مسلمان کسی صورت میں اسکو قبول نہیں کریں گے اس لئے کہ اسلام انسانوں کو اپنا تابع بناتا ہے وہ ان کا تابع نہیں بنتا اسلام چند رسموں کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے وہ انسانی زندگی کے ایک ایک گوشہ پر حاوی ہے اور ظاہر اور باطن سب اعمال کی تعلیم دیتا ہے واقعہ یہ ہے کہ اسلام میں لچک پیدا کرنے یا اسلام کی تشکیل جدید کرنے کی انہی کو سوجھی جن کے دل میں اسلامی عقیدہ راسخ نہیں ہے وہ زبان سے یہ دعویٰ ضرور کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں ہے وما هم بمؤمنین ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بعض لوگوں کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کتنا طاقتور کتنا مہذب اور کتنا عقلمند ہے اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

قرآن مجید نے دشمنانِ اسلام کی متعدد جگہ تصویر کشی کی ہے اور خاص طور سے ان کی تین صفتیں بیان کی ہیں جنکی وجہ سے وہ اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے

(۱) دنیا کی موجودہ زندگی کی محبت نے آخرت سے بے خبر کر دیا ہے اندھیرے میں بھٹکتے رہنے کو وہ پسند کرتے ہیں روشنی سے ان کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

(۲) وہ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو روشنی کی شاہراہ سے روکتے ہیں۔

(۳) وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ کے روشن اور سیدھے راستے میں کوئی خرابی مل جائے تو ان کو اعتراض کرنے کا موقع ملے یا ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ قرآن و سنت میں ہیر پھیر کر کے ان کو اپنے خیالات کے مطابق بنالیں ظاہر ہے یہ تین صفتیں جس کے اندر پائی جائیں وہ گمراہی کے راستہ پر اتنی دور جا چکا ہے کہ اب اس کا راہ راست پر آنا بہت مشکل ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
شَدِيْدِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ

(اور حق کو قبول نہ کرنیوالوں کے لئے سخت سے سخت سزا ہے جو دنیاوی زندگی کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور اس سے کجی تلاش کرتے ہیں۔ وہ راستہ بھول کر بہت جا پڑے ہیں۔)

اگرچہ یہ تینوں صفتیں حق کے منکرین کی بیان کی گئی ہیں، لیکن اگر ہم مسلمانوں میں بھی یہ صفات پائی جائیں تو معاذ اللہ ہم بھی اس وعید کے مستحق ہوں گے۔

قرآن مجید نے مومنین کی صفات کی بھی متعدد جگہ تصویر کشی کی ہے۔ اس نے عقیدۂ آخرت کو ان کی خاص صفت قرار دیا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی ابتداء جن آیات سے ہوئی ہے ان میں متقین کے کیفیات و حالات بیان کرتے ہوئے اس کی صراحت موجود ہے کہ آخرت پر پورا پورا یقین متقین ہی رکھتے ہیں۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی عقیدۂ آخرت پر ایمان کا اعلیٰ ترین نمونہ تھی، اسی عقیدہ کی بدولت انہوں نے دنیا کی کایا پلٹ دی، اسی عقیدہ نے ان کو اخلاق و اعمال میں اور دنیا کی سیاست میں ایک امتیازی مقام عطا کر دیا تھا، اسی عقیدہ نے ان کے ظاہر و باطن اور جلوت و خلوت کو یکساں کر دیا تھا، اسی عقیدے نے اسلام کے ابتدائی دور میں ایسا پاکیزہ معاشرہ پیدا کر دیا تھا جسکی مثال آج کی ترقی یافتہ دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے، اس معاشرہ کا ہر فرد انسانی اقدار کا علمبردار تھا ہر فرد کی زندگی اسلامی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر تھی وہاں اسلام کو سمجھانے کے لئے لمبی لمبی تقریروں اور ضخیم کتابوں کی ضرورت نہیں تھی، نو وارد مہمانوں کو صرف مسجد نبوی کے صحن میں ٹھہرا دیا جاتا تھا وہ مسلمانوں کی صورت ان کا کردار اور چال چلن دیکھ کر اسلام کے گرویدہ ہو جاتے تھے وہ قرآن کی تفسیر و تشریح صحابہ کرام کی عملی زندگی میں پاتے تھے اسی کا نتیجہ تھا کہ نصف صدی کے اندر مسلمانوں نے دنیا کو زیر و زبر کر دیا اور زخم خوردہ لرزتی اور سسکتی ہوئی انسانیت کو امن و اطمینان کی نعمت سے مالا مال کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسلام پر عمل کرنے والوں کو انسانی قافلہ کی قیادت سے نواز دیا، لیکن بعد میں آنے والے مسلمانوں میں عقیدۂ آخرت کمزور ہو گیا اس کا اثر ان کی عبادات پر پڑا اور اس کے نتیجہ میں ان کے اخلاق بھی بدل گئے ان کے قول و فعل میں یکسانیت نہ رہی اور دنیا کی لالچ نے ان کو اپنے جال میں پھانس لیا وہ انسانی قافلہ کی قیادت میں مطلوبہ صفات سے عاری ہو گئے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے مختلف مصائب سے دوچار کر دیا وہ حاکم سے محکوم بن گئے اسلام کی بدولت ان کو عزت ملی تھی اسلام کو چھوڑتے ہی وہ ذلیل ہو گئے اور جب تک ان کا عقیدۂ آخرت کمزور ہے اور دنیا سے محبت اور آخرت سے غفلت باقی ہے ان سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

(اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت امن و عافیت کو آفت و مصیبت میں اس وقت تک تبدیلی نہیں کرتے

باقی ص ۲۹ پر

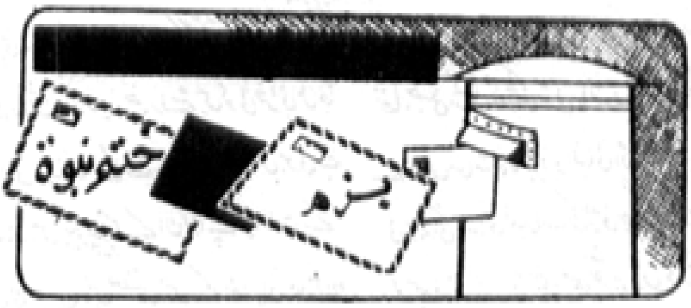

یہ تجویز درست ہے

ہفت روزہ ختم نبوت ۱۸ اکتوبر ۸۵ء میں جناب محمد متین خالد۔ سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت بینک دولت پاکستان لاہور کا "رسول اللہ ﷺ پکارتے ہیں" پڑھ کر خون کھول اٹھا۔ مرزائیوں کی اتنی جرأت کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے پوسٹر (اشتہار) پھاڑ کر زمین پر پھینک دیئے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو اور مرزائی ایسی حرکت کریں اور قانون خاموش تماشائی بنا رہے اگر قانون پر عمل ہوتا تو مرزا غلام احمد مراقی کے چیلوں کو یوں پوسٹر پھاڑنے کی جرأت نہ ہوتی منور احمد کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہزاروں کروڑوں محمد مالک اور غازی علم الدین شہید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہونے کیلئے جان ہتھیلی پر لئے بیٹھے ہیں۔

متین خالد صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ مرزائیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرے۔ وہ مسلمانوں کی کمائی کر کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔

چند ماہ قبل مرزائیوں نے جو کرنسی میں کلمہ طیبہ کی توہین کی تھی ان کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔ مجھے ایک مرزائی نے بتلایا کہ کراچی کے مرزائی صنعت کار نے دس لاکھ روپیہ کرنسی فنڈ میں چندہ دیا اور کرنسی کیلئے کل چندہ تیس لاکھ اکٹھا ہوا۔ حالانکہ مرزائیوں کے خلاف کوئی خاص قانونی کاروائی نہیں ہوئی۔

شورش کاشمیری مرحوم فرمایا کرتے تھے غلام احمد قادیانی کا خاندان بائیس خاندانوں میں سے ایک ہے اور ان کے پاس ایسا ایسا بہترین جدید اسلحہ ہے کہ پاکستانی فوج کے پاس بھی نہیں۔

تمام مرزائی پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں مسلمانوں کو جاگ جانا چاہیے مرزائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ تب ہی تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے پوسٹر پھاڑ دیتے ہیں۔

(محمد اقبال حیدر آباد)

جاذب نظر رسالہ

رسالہ ختم نبوت جس محنت سے آپ نکال رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے پہلے تو ہم اس لئے خریدار تھے کہ ختم نبوت کا رسالہ ہے مگر اب اسکی جاذبیت نے توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانا شروع کر دی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو عوام تک پہنچایا جائے اور زیادہ سے زیادہ شہروں میں اس کی ایجنسیاں قائم کی جائیں تاکہ مسلمانوں کو ختم نبوت کی اہمیت کا احساس ہو اس سلسلہ میں بندہ نے کوششیں شروع کر دی ہیں خداوند کریم قبول فرمائیں۔

(حافظ صدیق خطیب مکی مسجد چک ۱۰۲-۱۵ ایل میاں چنوں)

عبد الخالق قریشی دبئی

ختم نبوت کے رسالے مل رہے ہیں۔ ماشاء اللہ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو اس خدمت دین کے کام میں چاک و چوبند رکھے اور کامیابی نصیب فرمائیں آمین۔

کلمہ طیبہ اور مرزائی

کافی عرصے سے ملک اور بیرون ملک مرزائی مسلمانوں اور غیر مسلموں کو یہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور انہیں کلمہ طیبہ لکھنے یا پڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا اور وہ اس کو اپنا قانونی حق سمجھتے ہیں حالانکہ پوری دنیا پر ان کی اصل حقیقت آشکار ہو چکی ہے کہ یہ نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی کلمہ طیبہ سے ان کو کوئی تعلق جبکہ کلمہ طیبہ کو یہ لوگ تسلیم ہی نہیں کرتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان ہی نہیں رکھتے اور پورے مسلمانوں کو اپنے سے علیحدہ اور مرزا غلام قادیانی کو اپنا نبی تصور کرتے ہیں تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت کوئی حکومت کوئی ادارہ کیونکر مسلمان کہہ سکتا ہے اور کسی کو کیا حق ہے مرزائی اپنے آپ کو بیرونی دنیا میں مظلوم اور بے بس ظاہر کر رہے ہیں حالانکہ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں اقلیت کسی ملک اور عوام کو اس قدر نقصان پہنچاتے ہوں جتنا نقصان قادیانی اقلیت نے پہنچایا ہے ان کی جانب سے تخریب کاری اغواء، قتل اور لاقانونیت کے واقعات روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ میں آتے رہے ہیں ملک کے قانون اور اکثریت مسلم آبادی کے خلاف اشتعال انگیزی کھلے عام ہوتی رہی ہے انکی بیرونی اور اندرونی چالوں کو اب عوام و خواص بغور ملاحظہ کر رہے ہیں کہ یہ لوگ مرزائیت کی آڑ میں کیا کر رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر پاکستان اور عرب دنیا میں یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں اور جس کا خمیازہ مسلم برادری کو بھگتنا پڑا وہ پوشیدہ نہیں ہے مرزائی اب بے نقاب ہونے کے بعد بیرونی آقاؤں کے سہارے اپنی حفاظت اور مظلومیت کی چادر اوڑھ کر اپنے کرتوتوں کے انجام سے ڈر کر تحفظ کی بھیک مانگ رہے ہیں انہیں اگر کلمہ طیبہ سے کوئی تعلق ہے تو یہ صدق دل سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لے آئیں اس کے علاوہ کوئی پناہ اور سلامتی کا راستہ نہیں ہے کلمہ طیبہ کو دل میں اتاریں اور عملی طور پر اسلام کو قبول کر لیں یہی کلمہ

طیبہ سے اظہار عقیدت اور محبت کا صحیح طریقہ ہے۔

محمد عثمان انوری کراچی

آپ کا رسالہ دیکھا

میں نے آپ کا شائع کردہ ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت پڑھا جس میں قادیانیوں کے بارے میں معلوماتی باتیں تھیں سوالات کے جوابات بھی تھے۔ میں اس رسالہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور دل میں ایک جوش پیدا ہوا کہ اس

باقی ص ۲۷ پر

بقیہ :- تحریر پڑھ لی

اور خاموشی سے ان کے سامنے رکھ دیتے۔ وہ انہیں دیکھ کر مسکرا کے اور پھر ایک پتھر اٹھا کر نام پڑھا۔ اور اس بزرگ کا مقام بیان کیا۔ حالانکہ ہمیں نہیں معلوم تھا کہ ہم نے اس پتھر پر اسی بزرگ کا نام لکھا ہے۔ پھر دوسرا پھر تیسرا نام پڑھتے گئے مقام بتاتے گئے۔ پھر ایک پتھر اٹھا کر دور پھینک کر کہا اس مردود کو ان میں کیوں رکھا ہے۔ پھر ایک پتھر اٹھایا اور کہا سبحان اللہ "عطاء اللہ شاہ بخاری" ان کی وعلی قلندر سے ملاقات ہوئی" آگے نکل گئے۔

میں نے مولانا اجمل خان صاحب لاہور والے سے ذکر کیا۔ وہ بھی جلسہ میں دوسرے روز تشریف لے آئے تھے۔ ہم نے مختلف ساتھیوں کی ڈیوٹی لگا دی کہ جہاں بھی وہ اس بزرگ کو دیکھیں ہمیں فوراً اطلاع دیں۔ لیکن جب ویگن تیار تھی ہم واپسی کے لیے سوار ہونے والے تھے۔ تو ایک طالب علم ہانپتا کانپتا آیا اور کہا گیلانی صاحب وہ بزرگ اس وقت سکول کی گراؤنڈ میں لیٹے ہوتے ہیں۔

مولانا محمد اجمل اور میں دونوں فوراً وہاں پہنچے۔ ہمیں دیکھ کر وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت صرف دعا کے لیے حاضر ہوئے ہیں "بس" انہوں نے ہاتھ دعا کے لیے بلند کر دیئے۔ دعا کے بعد میں نے عرض کیا حضرت اجازت دیں کہیں ویگن والا ہمیں چھوڑ کر نہ چلا جائے۔ فرمایا نہیں جائے گا۔ پھر وہ بھی ہمارے ساتھ چل دیئے۔ پہنچے تو ویگن والا ہمارا منتظر تھا۔ ہمیں خود سوار کرایا۔ پھر دعا کے ہاتھ اٹھا دیئے۔ ویگن چل پڑی۔ اور میں تا حد امکان دیکھتا رہا کہ وہ کھڑے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔

اس ضبطی کا کچھ فائدہ؟

مولوی نذیر محمد فیصل آباد

قادیانی اور قادیانی نواز رسائل و اخبارات تقاضے لاہور ہفت وار "لاہور" ماہنامہ انصار اللہ تحریک جدید، مصباح خالد ربوہ تقریباً ہر شمارے میں ہی اشتعال انگیزی کرتے رہتے ہیں۔ حکومت کو اگر کسی اشتعال انگیزی کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو وہ پرچہ ضبط کر کے اس کی خبر اخبارات میں شائع کرا دی جاتی ہے کہ فلاں فلاں رسالے ضبط کر لئے گئے ہیں گزشتہ دنوں اخبارات میں قادیانیوں کے درجن بھر شماروں کو ضبط کیا گیا۔

اس ضبطی پر قادیانی نواز رسائل یہ تاثر دیتے ہیں کہ انہیں اس وجہ سے ضبط کیا گیا ہے کہ ان رسائل نے حکومت پر تنقید کی تھی حالانکہ ان کی ضبطی عوام کے جذبات مجروح کرنے اور اشتعال انگیز مواد شائع کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ چونکہ ضبطی کی وجوہات بیان نہیں کی جاتیں اس لئے اس سے قادیانی اور قادیانی نواز رسائل کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا ہے۔ کہ ایسا حکومت پر تنقید کے جرم میں ہوا ہے۔ چنانچہ پندرہ روزہ تقاضے جو آجکل شیعہ سنی دیوبندی بریلوی اور حنفی غیر حنفی کو لڑانے کی پالیسی پر گامزن ہے اس نے اپنے تازہ شمارہ یکم دسمبر ۱۹۸۵ء میں تضادات۔ ضبط ضبط ضبط" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے اس میں مضمون نگار لکھتا ہے:

"اصل میں حکومتوں (بالخصوص ایسی حکومت جس کا سربراہ مارشل لاء کے ذریعے برسر اقتدار آیا ہوا) کا یہ خاص مسئلہ رہا ہے کہ کوئی ان کے خلاف بات نہ کرے بلکہ ان کی پالیسی ہر حکم ہر ترمیم اور اضافے کو بلا چون وچرا تسلیم کر لیا جائے" آگے چل کر لکھتا ہے:

"وہ جرائد اور رسائل جنہیں ضبط کیا جاتا ہے کبھی ضبط نہیں ہوتے وہ انسانی یادداشتوں حافظوں اور روایات کا حصہ بن جاتے ہیں یہ نقش ضبط کرنے سے نہیں مٹتے۔"

اس سے پہلی بات تو یہ واضح ہوئی کہ وہ ان ضبطیوں کو جو عوام کے جذبات مجروح کرنے اور اشتعال انگیزی کے سبب عمل میں لائی گئی ہیں غلط رخ پر ڈال کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اور دوسرے وہ اس ضبطی کا منہ چڑا رہے ہیں۔ اس کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ ایسے رسائل اور جرائد کا ڈیکلریشن ہی منسوخ کر دیا جائے ویسے بھی ایک اسلامی ملک میں ایسی غیر اسلامی اور کفر و ارتداد کی تبلیغ کیلئے کتابیں یا رسائل شائع کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ چونکہ انکی تبلیغ پر پابندی ہے وہ ان رسائل و جرائد سے عوام کو آپس میں لڑانے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جیسا کہ پندرہ روزہ تقاضے کا کردار واضح ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں یا ان کے ہمنوا قسم کے تمام رسائل و جرائد کے ڈیکلریشن فوراً منسوخ کئے جائیں۔

میں نے ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت پڑھا بہت مفید ثابت ہوا دل میں شوق پیدا ہوا اور اب میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں امید ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے اور میرے نام ہفت روزہ ختم نبوت بھیج کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ تفصیلات سے مطلع فرمائیں۔

(رانا محمد صدیق - پنڈی بھٹیاں)

ہمارے اسلاف، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ

مولانا منظور احمد الحسینی

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن ۱۲۶۸ھ (مطابق ۱۸۵۱ء) کو بانس بریلی میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد مولانا ذوالفقار علی ان دنوں بریلی میں انسپکٹر مدارس تھے۔ حضرت شیخ الہند کا سلسلہ نسب حضرت عثمان غنی سے ملتا ہے۔ قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی تعلیم مولانا عبداللطیف سے حاصل کی، عربی کی ابتدائی کتب اپنے چچا مشہور عالم مولانا مہتاب علی سے پڑھیں جب پندرہ سال کی عمر تھی ابھی آپ قدوری اور شرح تہذیب پڑھ رہے تھے کہ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ میں دیوبند شہر میں ایک مدرسے کی بنیاد ڈالی جو آگے چل کر دیوبند کے نام سے مشہور ہوا آپ اس مدرسہ کے سب سے پہلے طالب علم ہیں۔

۱۲۸۴ھ میں آپ نے کنز، مختصر المعانی کا امتحان دیا ۱۲۸۶ھ میں نصاب دارالعلوم کی تکمیل کے بعد حضرت نانوتوی کی خدمت میں رہ کر علم حدیث کی تحصیل فرمائی، بعدازاں فنون کی بعض اعلیٰ کتابیں والد ماجد سے پڑھیں، ۱۲۹۰ھ ۱۸۷۳ء میں حضرت نانوتوی کے دست مبارک سے دستار فضیلت حاصل کی۔

زمانہ تعلیم ہی میں آپ کا شمار حضرت نانوتوی کے تلامذہ میں ہوتا تھا اور حضرت نانوتوی خاص طور سے شفقت فرماتے تھے چنانچہ آپ کی اعلیٰ علمی اور ذہنی صلاحیتوں کے پیش نظر دارالعلوم کی مدرسی کیلئے اکابر کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور ۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء میں مدرس چہارم کی حیثیت سے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔

قدرتی طور پر آپ ذہن رسا رکھتے تھے، حافظہ قوی تھا رفتہ رفتہ آپ کی علمی استعداد ظاہر ہونے لگی اور ۱۲۹۳ھ ہی میں آپ نے بڑی کتب ترمذی شریف بھی پڑھانے لگے۔

آپ کا حلقہ درس نہایت مہذب اور شائستہ ہوتا تھا۔ اسکو دیکھ کر سلف صالحین اور اکابر محدثین کے حلقہ حدیث کا نقشہ نظروں میں پھر جاتا تھا۔ فقہ اور اسکے اصول کا بہت اچھا ملکہ تھا اور اسکے نصوص و قواعد کو بہت زیادہ جاننے والے تھے، آپ کو صحابہ کرامؓ تابعین فقہاء مجتہدین کے اقوال محفوظ اور ائمہ اربعہ کے مذاہب زبان پر تھے۔

اسباق کی تقریر نہایت سبک، سہل اور بامحاورہ اردو میں اس روانی اور تسلسل سے فرماتے معلوم ہوتا تھا دریا امنڈ رہا ہے، لہجہ میں تصنع اور بناوٹ نام کو نہ تھی بات دل نشین ہو جاتی تھی اور سننے والا یہی سمجھ کر اٹھتا تھا کہ جو کچھ آپ فرما رہے ہیں وہی حق ہے، آپ کو نقلی اور عقلی علوم میں پوری مہارت تھی تاریخ کا مطالعہ بھی بڑا وسیع تھا شعر و ادب سے بھی لگاؤ تھا، اشعار بہت زیادہ یاد تھے، خود بھی شاعر تھے، آواز صاف تھی کلام میں ایجاز تھا آپ کے درس کا امتیاز، تحقیق اور ایجاد تھا، لب لباب پر اقتصار کرتے تھے محدثین اور ائمہ مجتہدین کا بے حد ادب و احترام تھا۔

آپ جامع شریعت اور طریقت تھے، ظاہری علم و فضل کی طرح باطن بھی آراستہ تھا علم میں بقول حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ آپ علم کا کھٹلہ تھے مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ آپ کو شیخ العالم کہتے تھے، مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ آپ کو شریعت و طریقت کا بادشاہ کہتے تھے، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ آپ کو علم شریعت اور طریقت کا ناپیدا کنار سمندر کہتے تھے۔

۱۲۹۴ھ میں بزرگان ہند نے حج بیت اللہ کا قصد فرمایا اس قافلے میں حضرت نانوتوی کے علاوہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی، حضرت مولانا رفیع الدین مہتمم دارالعلوم جیسے منتخب روزگار اور مشاہیر علماء شامل تھے قافلے کے جملہ حضرات کی تعداد سو کے قریب تھی حج کی سعادت سے مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے حجاز مقدس کے علماء کرام سے ملاقاتیں کیں مکہ مکرمہ میں شیخ کبیر حضرت حاجی امداد اللہ اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے ملاقات کی مدینہ منورہ میں حضرت مولانا شاہ عبدالغنی دہلوی سے سند حدیث حاصل فرمائی حضرت مولانا محمد یعقوب کے وصال کے بعد ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہوئے ۱۳۳۳ھ میں سفر حجاز کے وقت اپنی جگہ حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کو جانشین مقرر کیا

اسطرح آپ نے دارالعلوم دیوبند میں ۴۴ برس تک مسلسل درس حدیث دے کر ہزاروں کی تعداد میں اعلیٰ استعداد کے صاحب طرز عالم دین، فاضل علوم اور ماہرین فنون پیدا کیے آپ کا درس حدیث اس دور میں امتیازی شان رکھتا تھا اور مرجع علماء تھا آپ کو علماء عصر نے "محدث عصر" تسلیم کیا ہے۔

آپ نے زمانہ اسیری مالٹا اور مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں بھی درس دیا اسطرح آپ کا زمانہ تدریس چوالیس سال سے زائد ہوتا ہے اس عرصہ میں اطراف و اکناف عالم میں آپ کے تلامذہ پھیل گئے آپ کے ممتاز تلامذہ میں حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا محمد انور شاہ کشمیری مفتی اعظم ہند مولانا کفایت اللہ دہلوی، مولانا عبید اللہ سندھی مولانا حسین احمد مدنی مولانا اصغر حسین دیوبندی، مولانا اعزاز علی دیوبندی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد الیاس (بانی تبلیغی جماعت) جیسے مشاہیر علم و فضل شامل ہیں۔

آپ کا تصوف و سلوک میں مقام بہت بلند ہے آپ شروع ہی سے نیک طینت اور نیک فطرت تھے انکے ساتھ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی محبت اور صحبت اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی توجہات نے روحانیت کے عرش پر آپ کو بٹھا دیا شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے آپ کے کمالات علمیہ و روحانیہ سے خوش ہو کر دستار خلافت اور اجازت بیعت عنائت فرمائی اور پیر دربار نانوتوی اور رشیدی سے بھی آپ کو یہ نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی اسطرح سے آپ شریعت و طریقت اور روحانیت کے مجمع البحرین ہی نہیں بلکہ مجمع البحار بن گئے۔

آپ بہترین اخلاق کے مالک تھے دیکھنے والے کو آپ کے اخلاق میں ایک سے ایک خوبی اپنی طرف کھینچتی تھی، تواضع کا یہ عالم تھا کہ فرمایا کرتے تھے۔

"اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم سے نہ نوازا ہوتا تو اپنے کو اسقدر مٹاتے کہ محمود نام کا کوئی رہ نہ جاتا"

آپ کی زندگی میں بڑی سادگی تھی گفتار و کردار عادات و اطوار اور لباس میں کسی طور پر برتری کا اظہار نہ فرماتے، غرباء اور معمولی آدمیوں میں رہنا پسند فرماتے امراء اور اہل دنیا کے تکلفات سے گھبراتے تھے تواضع اور خاکساری طبیعت میں زیادہ تھی۔

ایک مرتبہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی درخواست پر مدرسہ جامع العلوم کانپور کے جلسہ دستار بندی میں وعظ فرما رہے تھے مولانا فخر الحسن گنگوہی نے دریافت فرمایا کہ بیٹھ کیوں گئے ابھی تو وقت تھا تقریر کا فرمایا کہ ہاں: مجھ کو بھی یہی خیال آیا۔ اسی لئے تو بند کر دیا کہ یہ تو اظہار علم کیلئے ہوگا نہ کہ اللہ کیلئے۔

بقیہ: ذکری کون ہیں

کے خلاف لشکر کشی کی۔ اور کئی خون ریز لڑائیوں کے بعد ملک دینار بگٹی کو گرفتار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور اس کے زیر تصرف تمام علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس سے مکران میں ذکریوں کا زور ٹوٹ گیا اور دوسرے علاقوں کی طرف منتقل ہونا شروع ہو گئے۔ اسی ۳۶-۱۹۳۵ء میں قلات کے حکمران میر احمد یار خان نے علماء کے کہنے پر علماء کی ایک تبلیغی جماعت مکران روانہ کر دی تاکہ ذکریوں کو رشد و ہدایت کے ذریعے راہ راست پر لے آئیں۔ لیکن علماء کی اس تبلیغی جماعت نے جس میں قلات کے مولوی عرض محمد پنجگور کے مولوی عبد الرب اور کیچ کے قاضی نور محمد شامل تھے۔ قدرے سختی سے کام لیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہزاروں کی تعداد میں ذکری مکران سے ہجرت کر کے لسبیلہ اور کراچی چلے گئے اور وہاں سے ان کے نمائندوں نے دہلی جا کر وائسرائے ہند سے خان قلات اور ان کے فرستادہ علماء کے خلاف شکایت کی۔ بالآخر وائسرائے ہند کے حکم سے ذکریوں کے خلاف کارروائی روک دی گئی۔

صحابہ کرام خلفاء راشدینؓ و اہل بیت عظامؓ کے علوم و افکار کے فروغ کیلئے یکم جنوری ۱۹۸۶ء سے
خلافتِ راشدہ جنتری کا اجراء عمل میں لایا جا رہا ہے۔
قیمت ۱۵ روپے
مستقل خریداران کیلئے ۱۲ روپے
بانی و مدیر اعلیٰ: ابوریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی
صحابہ کرامؓ کا تعارف نئے انداز میں پھیلانے کیلئے تاریخ ساز منصوبہ
معلومات آفرین علمی اصلاحی تاریخی دستاویز
سائز ۲۰×۳۰/۸ ٹائٹل چہار رنگہ • صفحات ۱۰۰ سے زائد
ادارہ اشاعۃ المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان

خلافت راشدہ جنتری کا تعارف
- نظام خلافت راشدہ کا تعارف
- سال بھر کے بارہ مہینوں کے مسنون اعمال
- خلفاء راشدین اور جلیل القدر صحابہ کا تعارف
- اسلام کی ۱۰۰ شخصیات کا مختصر تعارف
- علماء اہل سنت کیلئے مہینے بھر کے خطبات
- نماز کے اوقات کیلئے دائمی جنتری
- سال بھر کے تمام مہینوں کی مختصر تاریخ
- کاروبار کی وسعت کے وظائف
- ۳۱۳ صحابہؓ کا تعارف ○ علمائے دیوبند کی خدمات
- آنحضرتؐ اور اہل بیتؓ کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی رشتہ داریاں
- اہل بیتؓ کا تعارف اور ان کی تعداد
- حکومت اسلامی چارٹ
- اصحاب رسولؐ کے بارے میں تاریخی معلومات
- لشکر آل معلومات
- خلفاء اسلام کے فضائل
- اسلامی خاندانِ تعلیم قرآن و حدیث
- منقبت خلفاء راشدین
- حمد باری تعالیٰ و نعت شریف
- سال گزشتہ کے اہم واقعات
- پیارے رسولؐ کی پیاری دعائیں
- عصر حاضر میں صحابہؓ کے افکار پھیلانے کی اہمیت
- ماتمی جلوسوں کی شرعی حیثیت

اور ایسی بے شمار معلومات سے بھرپور

ذکری

کون ہیں؟

بلوچ:۔ ایک کٹر مذہبی قوم نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ اس کا برتاؤ شریفانہ اور بھدردانہ ہوتا ہے۔ مذہب کے نام پر وہ کسی سے نہیں جھگڑتا۔ اگرچہ بلوچ کٹر مذہب پرست نہیں، لیکن اپنے مذہب اسلام سے کسی حالت میں دستبردار بھی نہیں ہوتا۔ جب سے اس نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے وہ مسلمان ہی رہا ہے آج تک کسی بلوچ کو عیسائی وغیرہ بنتے نہیں دیکھا گیا۔ حالانکہ انگریزوں کے دور اقتدار میں بلوچوں کی پسماندگی اور جہالت دیکھ کر عیسائی مشنریوں نے ان پر بھرپور بول دیا تھا لیکن ایک بلوچ کو بھی عیسائی نہ بنا سکنے پر مایوسی کا شکار ہو کر یہاں سے کوچ کر گئے۔

بلوچوں میں البتہ ایک فرقہ ذکریوں کا ملتا ہے۔ یہ فرقہ زیادہ تر مکران، لسبیلہ اور جھالاوان کے بعض علاقوں تک محدود ہے۔ مثلاً مکران میں رخشان، کیچ، کلانچ، اور کلاست میں لسبیلہ میں اور ماڑا، میانی اور بیلہ میں۔ جب کہ جھالاوان میں مشکئے اور گرشئے کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ ذکری اگرچہ ایک مذہبی فرقہ ہے۔ لیکن اس میں جو لوگ شامل ہیں وہ بلوچوں کے مختلف قبائل مثلاً بزنجو، ساجدی، سنگر، میاں زئی، ہومرانی، محمودانی، اور سندوانی وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں اور خود کو ان قبائل سے جدا نہیں سمجھتے بلکہ اس قبیلے کا ایک حصہ ہوتے ہیں جس کی اکثریت سُنّی مسلمانوں کی ہے۔ قبیلہ میں ذکری اور سُنّی مسلمان ایک جیسے حقوق کے حامل ہوتے ہیں۔

ممتاز بلوچ ادیب اور دانشور میر گل خان نصیر اپنی کتاب "بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں" میں لکھتے ہیں کہ یہ فرقہ ذکری اس لئے کہلاتا ہے کہ یہ لوگ نماز پر ذکر کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے نماز نہیں پڑھتے۔ ذکر الٰہی کو عبادت اولیٰ سمجھتے ہیں۔ ان کے مذہبی رہنما مُلّا کہلاتے ہیں۔ اس مناسبت سے مُلّائی اب ذکریوں میں بھی ایک جدا گانہ طائفہ بن چکا ہے۔ جس کو ذکریوں میں سادات جیسی عزت و احترام اور تقدس حاصل ہے بنیادی طور پر یہ لوگ محمد جونپوری کے معتقد ہیں۔ لیکن بلوچستان میں یہ مُلّا مراد کے پیرو ہیں جو محمد جونپوری کا شاگرد اور عالم و فاضل بلوچ گزرا ہے۔ بلوچستان کے ذکری مُلّا مراد کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہیں اور بر ملا کہتے ہیں کہ:

"ما مارا مُراد بر دین انت" یعنی "ہم مُراد کے دین پر ہیں" یہ لوگ رسول اکرم کو رسول اللہ اور آخری پیغمبر اور قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے اور اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن کلمہ توحید میں کچھ بڑھا کر پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں:

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نور پاک۔ نور محمد مہدی رسول اللہ"

ان کے تمام ذکر و اذکار بلوچی زبان میں ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض تعلیم یافتہ اور قوم پرور بلوچ نوجوان اسے بلوچستان کا مقامی مذہب کہتے ہیں۔ ان کی عبادت ذکر کہلاتی ہے جس کے دو طریقے ہیں ایک کو چوگان اور دوسرے کو کشتی کہتے ہیں۔ مُلّا دائرے کے درمیان کھڑے ہو کر ذکر کی عبادت کراتا ہے۔ اور اس کے ارد گرد دائرے میں کھڑے یا چکر لگاتے ذاکر نہایت خوش الحانی سے مُلّا کے کہے ہوئے الفاظ کو دہراتے ہیں۔ عورتیں اور مرد اکٹھے ذکر کرتے ہیں۔

ذکریوں کا ضلع تربت میں کیچ کے مقام پر ایک خاص مرکز ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جو کوہ مراد کہلاتی ہے غالباً ان کے خلیفہ اوّل مُلّا مراد کے نام سے منسوب ہے۔ کوہ مراد تربت سے تین چار میل کے فاصلے پر جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ کوہ مراد کی زیارت پر ہر سال بلوچستان اور کراچی سے آئے ہوئے ذکریوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ کوہ مراد کے عین اوپر ایک سیاہ پتھر نصب ہے جس کے گرد ذکری طواف کرتے ہیں اور حجر اسود کی طرح اسے بوسہ دیتے ہیں۔

کوہ مراد کے علاوہ ان کے تین اور مقدس مقامات ہیں ایک کو "خیر بی دو کورم" دوسرے کو "گلین زمین" اور تیسرے کو "تربی کہور" کہتے ہیں۔ یہ تینوں مقامات ضلع تربت کے مقام کیچ میں واقع ہیں۔ خیر بی دو کورم ایک پہاڑی ندی ہے۔ گلین زمین ایک سفید قطعہ زمین ہے۔ اور تربی کہور ایک درخت ہے جس کے متعلق ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ ان کی مقدس کتاب اس درخت سے بر آمد ہوئی ہے۔ ذکری اپنی یہ کتاب کسی کو نہیں دکھاتے صرف ان کے مذہبی پیشوا یعنی مُلّا ہی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ ذکریوں کا خلیفہ جو مُلّا مراد کا جانشین ہوتا ہے۔ گلگ کے مقام پر رہتا ہے جو کیچ کے علاقہ کلانچ کا ایک نخلستانی گاؤں ہے۔

ذکری بلوچوں کا ایک مرنجاں مرنج طائفہ ہے جو زیادہ تر بھیڑ بکریاں پالتے اور خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی چھوٹی موٹی بستیاں ہیں لیکن کوئی بڑی آبادی نہیں ہے۔

ایک دفعہ جب کہ کیچ کا سردار ملک دینار گچکی ذکری طریقت کا پیرو تھا۔ بلوچستان کے عظیم حکمران خان میر نصیر خان (۱۷۴۹ء-۱۸۱۶ء) نے علماء کے تقاضوں سے مجبور ہو کر ذکریوں

باقی صفحہ ۱۹ پر

جھوٹا کہیں کا

حافظ محمد الیاس ہند ساقی کراچی

ایک شوہر کی دو بیویاں ہو سکتی ہیں لیکن ایک بیوی کے دو شوہر ہرگز نہیں ہو سکتے، ایک باپ کے دو بیٹے ہو سکتے ہیں لیکن ایک بیٹے کے دو باپ نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک نبی کے ماننے والوں کے دو فرقے تو ہو سکتے ہیں لیکن ایک فرقے کے دو نبی ہرگز نہیں ہو سکتے۔

جب ہمارا خدا ایک، کعبہ ایک، قرآن ایک، اُمت ایک ہے تو پھر نبی کا تصور بھی صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ اس اُمت کو "امت محمدی" کا نام اسی لئے دیا گیا کہ اس امت کے جملہ حقوق بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) محفوظ ہیں اب کوئی احمق نبوت کا دعویٰ تو اس وقت کرے جب کوئی گنجائش موجود ہو لیکن یہاں تو ختم نبوت کے تاج محل کے چاروں طرف پروردگار عالم نے ایسی خاردار تاریں نصب کر رکھی ہیں کہ کوئی بھی لٹیرا ان کو پھلانگ کر نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صاحبزادے قاسم، طیب، ابراہیم اور طاہر تھے چاروں نے بچپن میں وفات پائی۔ حکمت خداوندی یہ تھی کہ حضور سے پہلے جتنے بھی پیغمبر گزرے ان میں سے اکثر نبیوں کے صاحبزادوں کو بھی نبوت عطا فرمائی گئی مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ، حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت یوسفؑ اور حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی بنایا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء ہیں۔ اگر آپ کے صاحبزادے جوان ہو جاتے اور ان میں سے کسی کو نبوت کا تاج نہ پہنایا جاتا تو یہ سید الانبیاءؐ کی توہین ہوتی اور اگر حضورؐ کے صاحبزادوں میں سے کسی کو نبوت عطا فرما دی جاتی تو پھر محبوب کبریا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ختم ہو کر رہ جاتی چنانچہ حضورؐ کے چاروں صاحبزادوں کو بچپن ہی میں وفات دے کر خالق کائنات نے اپنے اس فیصلے پر اٹل مہر تصدیق ثبت کر دی کہ امام الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم قطعی اور آخری نبی کامل ہیں آپ کے بعد نبوت کی کوئی گنجائش نہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے کسی نبی نے خود کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ تمام نبیوں پر آسمان سے کتابیں نازل کی گئیں جبکہ جعلی نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کئی کتابیں لکھیں لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ جو خدا کا سچا نبی ہوتا ہے وہ کتابیں نہیں لکھتا اور جو کتابیں لکھے وہ نبی نہیں ہوتا۔

معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں تمام فرشتے اور خدا کے تمام پیغمبر موجود تھے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی۔ نبیوں کی اس پاک محفل میں پیکر ناپاک بے چارہ مرزا قادیانی موجود نہیں تھا اور یہ وہاں اس لئے موجود نہیں تھا کہ اس محفل میں صرف وہ نبی موجود تھے جنہیں خدا نے نبی بنایا۔ مرزا غلام احمد اس زمانے میں "ایجاد" نہیں ہوا تھا اس کو بعد میں انگریزوں نے ایجاد کیا۔

خدا کا نبی ہر قسم کے جسمانی عیب سے پاک ہوتا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی آنکھوں میں عیب تھا۔

اگر مرزا غلام قادیانی نے کسی بینک یا بنگلے میں ڈاکہ ڈال کر لاکھ دس لاکھ روپیہ لوٹا ہوتا تو اس کا اتنا غم نہ ہوتا مگر افسوس کہ "اندھوں میں کانا راجہ" کے مصداق اس ملعون و مردود کو ڈاکہ ڈالنے کی کوئی جگہ نظر آئی تو خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت نظر آئی۔

کیا خدا کے نبی آنجہانی غلام احمد قادیانی کی طرح یک چشم گل ہوا کرتے ہیں۔

کیا خدا کے نبی غلام احمد کی طرح زندگی میں پیشاب کی بیماری میں مبتلا رہا کرتے ہیں اور مرتے وقت ہیضے کی موت مرا کرتے ہیں۔

کیا خدا کے نبی پیکر نجاست نعوذاً حضرت مرزا غلام احمد کی طرح بیت الخلاء میں وفات پاتے ہیں؟

جھوٹا کہیں کا.....

اُس نے وہ حرف پڑھائے جو بغیر کسی سیاہی کے محض انگلی سے لکھے تھے

سید امین گیلانی

تنکیاری ضلع ہزارہ میں تین روزہ جلسہ تھا۔ جلسہ کے دوسرے دن کچھ علماء کچھ طلباء میرے پاس جمع ہو کر آگئے اور کہا کہ آپ ایک عرصہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے ساتھ رہے ہیں۔ ہمیں ان کی خاص باتیں سنائیں۔ ایک صاحب بولے پہلے ان کی عظمت کا ایک واقعہ آپ ہم سے سن لیں۔ تاکہ آپ کو یہ پتہ چلے کہ ہم ان کے متعلق آپ سے باتیں کیوں سننا چاہتے ہیں۔

تھوڑے دنوں سے یہاں گاؤں میں ایک اجنبی بزرگ آئے ہوئے تھے چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں، مسجد یا کوئی میدان ان کا ٹھکانہ ہوتا ہے کچھ پوچھیں تو جواب دو لفظی دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں کے ایک بزرگ عالم نے انہیں دیکھا۔ تو بتایا کہ صاحب کشف و کرامت ہیں اور آزاد کشمیر سے پیدل یہاں پہنچے ہیں۔

ایک دن اسی بزرگ کو ہم نے ایک جگہ تنہا بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم نے آزمانے کے لیے ایک طریقہ اختیار کیا۔ وہ یہ کہ چند پتھروں کے ٹکڑے لیے اور ہر پتھر پر کسی ایک بزرگ کا فرضی نام انگلی کے ساتھ نام لکھ دیا اور ایک پتھر پر مرزا غلام احمد قادیانی بھی لکھ دیا۔ پھر ہم وہ سب پتھر اس بزرگ کے پاس لے کر گئے

باقی صفحہ ۲۴ پر

آؤ قادیان کی سیر کرائیں ●●●●●●●●●●●● تحریر: مولا بخش کشتہ

فتحِ اسلام

قادیان کانفرنس ۱۹۲۱ء کی ایک رپورٹ

قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ آنجہانی مرزا محمود نے اس جلسہ کو روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن کامیاب نہ ہوسکا۔ ناکام ہونے کی صورت میں اس نے آرڈر دیا کہ تمام قادیانی اپنے گھروں کے دروازوں کو تالا لگالیں اور ٹبین کے کنستر پانی سے بھر کر رکھیں کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے آگ لگانے کا خطرہ ہے۔ اس جلسہ کی رپورٹ فتح اسلام کے نام سے ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئی ہمیں یہ رپورٹ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عالمی مناظر اور ناظم شعبہ تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب نے بھیجی ہے۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰنؒ صاحب نائب ناظم (اس وقت نائب ناظم تھے) دارالعلوم دیوبند، ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، علامہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی، امام اہل سنت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ شریک ہوئے۔ تو آئیے قارئین ہم آپ کو بھی قادیان کی سیر کراتے ہیں۔

اخبارات واشتہارات کے ذریعہ سے یہ خبر پہلے مشتہر کردی گئی تھی کہ پنجابی نبی کے مسکن وملجا قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں خالص اسلامی جلسہ منعقد کیا جائے گا جس میں اسلامی مسائل بیان کرنے کے ساتھ مرزا غلام احمد مدعی نبوت کے دعاوی والہامات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ چنانچہ اس جلسہ میں شرکت کے لیے علماء کرام کی ایک جماعت ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۷ رجب ۱۳۳۹ھ بروز جمعۃ المبارک صبح ۱۰ بجے امرتسر سے گاڑی پر سوار ہوکر پونے بارہ بجے کے قریب بٹالہ سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں اہالیٔ بٹالہ ایک کثیر تعداد میں بغرض استقبال موجود تھے۔ رضاکاران استقبالیہ کمیٹی مسلم ینگ مینز ایسوسی ایشن اور دیگر باشندگان بٹالہ نے جس خلوص واشتیاق اور انتظام سے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا وہ قابل تعریف تھا۔ علماء کرام کی جماعت گاڑیوں میں سوار ہو اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ بڑی مسجد میں پہنچی۔ فریضۂ نماز ادا کرنے کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ ۳ بجے کے قریب قلعہ بٹالہ کے متصل جلسہ وعظ منعقد ہوا جس میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر نے علماء کرام کے آنے اور قادیان میں جانے کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے مرزائی مشن کے عقائد سے پبلک کو آگاہ کیا۔ ان کے بعد دیگر علماء کی تقریریں ہوئیں جن میں سے بعض خلافت کے موضوع پر دلنشیں انداز میں کی گئیں۔

۱۹ مارچ

ہفتہ کی صبح کو علماء کرام کی جماعت ٹانگوں اور یکوں پر سوار ہو کر ۱۰ بجے کے قریب قادیان پہنچی۔ شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری، حضرت مولانا انور شاہ صاحب معلم اول دیوبند، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند آ گئے تھے۔ اور علماء کرام و جمہور دواناں اسلام پیچھے پیچھے ایک جم غفیر کے آغوش محبت وانوت میں اللہ اکبر کے گونجتے ہوئے نعروں میں قادیانی عبادت گاہ کے ساتھ ساتھ گذرے۔ قادیانی مرزائی اپنے منارۃ المسیح پر چڑھ کر اس جلوس کا نظارہ کر رہے تھے۔ مولانا ابوالوفا نے جلسہ گاہ میں پہنچ کر حاضرین کو مخاطب کر کے اعلان کیا۔ کہ علماء کرام تمہارے تعصب میں آگئے ہیں اور وہ کھانا کھانے اور نماز پڑھنے کے بعد آئیں گے اور اپنی تقاریر سے آپ کو مستفیض کریں گے۔

اجلاس اول

دو بجے دوپہر کو علماء کرام جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ اصحاب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ چونکہ عورتوں کی نشست کے لیے بھی الگ انتظام کیا گیا تھا۔ اس لیے وہ بھی شامل جلسہ ہوئیں۔ سب سے پہلے قاری عبدالکریم صاحب امرتسری نے قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مولوی ظفرالحق صاحب مدرس

جلسہ کی تحریک اور حاضرین کی تائید پر مولانا حبیب الرحمٰن نائب ناظم مدرسۃ العلوم دیوبند صدر قرار پائے۔ مولانا کے کرسیٔ صدارت پر متمکن ہونے کے بعد مولوی محمد طاہر صاحب دیوبندی نے خوش الحانی کے ساتھ آیات مبارک واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم کی تلاوت کی۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر

صاحب صدر نے حمد و صلوٰۃ کے بعد جلسہ کے انعقاد کی غرض اور ضرورت اور اپنی انکساری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں ناچیز حقیر ہوں۔ مگر چونکہ اس سرزمین اور اس سرچشمہ سے وابستہ ہوں۔ جس نے ہدایت کی روشنی دنیا میں پہنچائی۔ اور جس نے تشنگان علم کو سیراب کیا۔ اور جو دنیا بھر کا مرکز علم تسلیم کیا گیا ہے۔ پس اس منبع فیض کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے جو اعزاز آپ نے مجھے بخشا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان تین دنوں میں آپ خدا کے فضل سے بہت کچھ مفید و پر اثر مواعظ سے بہرہ اندوز ہونگے اور میں یہ بھی کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے کسی مبلغ کی غرض کسی سے دشمنی یا کسی کو رنج دینا نہیں ہے بلکہ حق و صداقت کا اظہار مقصود ہے۔

تقریر مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر

حمد و صلوٰۃ کے بعد مولانا نے فرمایا کہ میرے بھائیو اور میرے دوستو۔ میری تقریر کا عنوان ہے "مرزا صاحب اور ہم"۔ میں اس میں دو چار عرض کروں گا۔ جیسا حق مجھے شرعی طور پر اور قانونی طور پر حاصل ہے۔ علماء کرام کا مرزا صاحب سے ایک رشتہ ہے مگر خیالات و عقائد میں اختلاف ہے مرزا صاحب ہمارے سامنے ایسے خیالات پیش کرتے ہیں جو پہلے نہ تھے اور کہتے ہیں کہ ان کو مانو۔

جب ہم دھیلے پیسے کا مٹی کا پیالہ خریدتے ہیں تو اچھی طرح اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اگرچہ دکاندار اپنے پیالہ کی تعریف و تصدیق کرتا ہوا خریدار کو اپنی طرف جھکاتا ہے۔ مگر خریدار حتی الوسع اپنی تسلی کر لیتا ہے۔ پس ایک شخص ہمارے ان خیالات کو جو قرن بعد قرن ہم تک پہنچے ہیں۔ الٹتا ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم بھی اسکو جانچیں۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "میرے جیسا کسی کو نہ سمجھو اور نہ کسی کو میرے جیسا میں وہ سورج ہوں جس کے سامنے دھواں نہیں آتا"۔ فرماتے ہیں میرے آنے سے سب سورج ڈوب گئے۔ میرا پاؤں اس منارہ پر ہے۔ جہاں سب سچائیاں ختم ہو گئیں فرماتے ہیں ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

یعنی جو خدا نے سب نبیوں کو جام پلایا وہ بڑا کر کے مجھے دیا۔ لکھتے ہیں۔ صد حسین است در گریبانم۔

فرماتے ہیں ؎

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تریاق القلوب صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

اس کتاب کے صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ خواب اور کشف میں میں نے دیکھا۔ کہ میں نے ایک مثل مرتب کی ہے جس میں تمام حالات آئندہ کے لکھے ہیں۔ میں نے مرتب کر کے اسے دستخط کرانے کے لیے پیش کر دی

تو خدا نے قلم جو چھڑکا اس کی سیاہی کے چھینٹے میرے کرتے پر پڑ گئے۔ ازالہ میں لکھتے ہیں

ایک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

دافع البلاء میں لکھتے ہیں کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس پر اکتفا نہیں۔ واقع الوساوس صفحہ ۶۹ پر لکھتے ہیں کہ ترجمہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو میں خدا بن گیا ہوں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ میں نے ایک آسمان بنایا ایک زمین بنا دی"۔

میرے دوستو۔ علماء کے سر پر سینگ نہیں جو ناحق کسی سے لڑتے پھریں۔ مگر ایسا شخص جس کے یہ دعوے ہوں۔ اور کہے کہ آؤ اور مجھے مانو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور میرا منکر دونوں برابر کافر ہیں" تو ہمیں حق ہے کہ ہم اس کی باتوں کو جانچیں۔ اگر وہ ہمیں مخاطب کرتا تو بھی ہمیں شرعاً اسلام اور گورنمنٹ کے موجودہ قانون تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۹، ۵۰۰ کی رو سے کہ ہم اس کو کسوٹی پر پرکھیں۔

صاحبان قرآن شریف جو ایک کتاب حکیم ہے۔ اس نے الہام اور غیر الہام کی تعریف مختصر مگر جامع بتائی ہے وہ کہتا ہے۔ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً ترجمہ اگر قرآن خدا کے سوا کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتے خدا کی طرف سے ہونے کی یہی دلیل ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس میں کہیں کچھ کہیں کچھ ہو وہ اختلافی ہے۔ خدائی نہیں ہے۔ مرزا صاحب کے دعاوی تو میں آپ کو سنا چکا ہوں۔ اب میں ان کے اقوال ان کی عمر کے متعلق پیش کرتا ہوں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی۔ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم مجھے اس سے غرض نہیں۔ کہ وہ خدا کیا ہوا جس کو خبر نہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ عالم الغیب والشہادۃ ترجمہ خدا ظاہر و باطن کی سب باتیں جانتا ہے۔ اس کی نسبت

باقی ص ۲۶ پر

دھوکہ یا توبہ

دیتے ہیں دھوکہ بازیگر کھلا

محمد اقبال رنگونی ۔ مانچسٹر

روزنامہ جنگ لندن میں احمدیہ ایسوسی ایشن کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری کا ایک بیان شائع ہوا۔ موصوف نے کہا کہ ان کے خلاف جھوٹے الزامات عائد کئے جاتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ باوجود ہمارے بار بار اعلان کے کہ ہم رسول اللہ کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں ہماری طرف یہ بات منسوب کی جارہی ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔

اس قسم کے دیگر مراسلات بھی اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ جس سے یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ قادیانی جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مانتی ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط بیان ہے ختم نبوت کی ایک تفسیر علماء امت کرتے ہیں اور ایک تفسیر قادیانی گروہ کرتے ہیں۔ ختم نبوت کی جو تشریح علماء امت نے کی ہے وہ بالکل صحیح اور برحق ہے اور اسی پر ہمارا ایمان ہے۔ مگر ختم نبوت کی جو تفسیر قادیانی گروہ کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی نبی اور خدا کا رسول ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ سراسر خلاف قرآن وحدیث ہے۔ اور اسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے متعلق جو عقیدہ بیان کیا جاتا ہے وہ فردم ہوجاتا ہے۔ مگر افسوس کہ آج تک قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ورسالت کو بیان کرنے سے ہمیشہ راہ فرار اختیار کی۔ آج بھی ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب نے جو دعاوی کئے ہیں ان کے متعلق اپنا عقیدہ واضح فرمادیں کہ کیا اس قسم کے دعوے کے باوجود بھی کوئی شخص مسلمان رہ سکتا ہے یا ان دعووں کو مان کر دوسروں کی تکفیر کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے۔ مرزا غلام قادیانی رقم طراز ہے۔

ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھ کو پہنچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے (کشتی نوح صفحہ ۵۹)

مشہور قادیانی مبلغ بشارت احمد حیدرآبادی کہتے ہیں کہ:

کشتی نوح وہ کتاب ہے جو حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے لئے لکھی ہے اور اس میں اپنی تعلیم کو جو وہ جماعت کو دینا چاہتے تھے بصراحت بیان کیا ہے پس یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو دی ہے اور جس پر بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کاربند ہے (تصدیق احمدیت صفحہ ۱۰۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ اور اس کا اعلان تھا۔ اور قادیانی گروہ کو اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اگر بقول مرزا صاحب وہ خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ اور سب نوروں میں سے آخری نور ہے تو بتلایئے عقیدہ ختم نبوت کہاں گیا؟ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کس طرح مانا گیا؟؟ اگر مرزا صاحب کے اس ارشاد کو تسلیم کرلیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ورسالت کو تسلیم نہ کیا وہ تاریکی میں بھٹک رہے ہیں۔ خواہ وہ رحمت عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ہی کیوں نہ مانتا ہو؟ اور جس نے مرزا غلام خدا کو خدا کی راہوں میں سے آخری راہ اور خدا کے سب نوروں میں سے آخری نور تسلیم کرلیا وہ واقعت بن گیا؟۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

پھر قادیانی گروہ مرزا صاحب پر وہ ساری آیتیں بھی چسپاں کریں جو ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی تھیں مثلاً

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی رقم طراز ہے۔

مجھے بتلایا گیا تھا کہ میری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (اعجاز احمدی صفحہ ۷)

دوسری آیت کریمہ محمد رسول اللہ کے متعلق تحریر ہے کہ:

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز (یعنی مرزا صاحب) کو یاد کیا گیا ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۳۳۴)

غور فرمادیں جب ایک طرف یہ دعویٰ کیا جارہا ہے اور ان پر ایمان رکھا جارہا ہے کہ مرزا غلام احمد ہی ان ساری آیتوں کا مصداق ہے اور یہ سارے عقائد تسلیم کئے بغیر قادیانی نہیں ہوسکتا تو پھر عقیدہ ختم نبوت کی صحیح تفسیر کہاں گئی۔ قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ میاں محمود صاحب کا عقیدہ بھی ملاحظہ کرلیجئے۔

ایک نبی تو کیا میں تو کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی ہوں گے .... وہ تو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کی کے متعلق کہتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ اب بھی نبی بن سکتا ہے۔ (انوار خلافت صفحہ ۶۲)

موصوف کا اس بات پر اتنا ایمان تھا کہ:

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھدی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے نبی آ سکتے ہیں۔ اور ضرور آ سکتے ہیں (انوار خلافت صفحہ ۶۵)

یہ حوالے ان کی مسلمہ کتب اور ان کے سربراہوں کے بیانات پر مبنی ہیں۔ اور اس بیان میں نہ کوئی لچک ہے نہ ابہام۔ نہایت صاف صاف الفاظ میں یہ عقیدہ درج کر دیا گیا ہے کہ نبی ایک کیا ہزاروں آ سکتے ہیں۔ اب یہ معلوم نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد جن جن لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے ہیں ان پر یہ ایمان لائے یا نہیں ہم صرف اتنی گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ موصوف غلط بیانی سے کام لینے کی کوشش نہ فرمادیں۔ عقیدہ جو بھی ہو وہ ایک الگ بحث ہے۔ لیکن اتنی صریح عبارتوں کے بعد بھی دھوکہ دینا بالکل درست نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان لینے کے بعد اب ان حضرات کے فتاویٰ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے (تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۷)

(الہام مرزا غلام احمد)

(۲) کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کر لی ہے مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا (آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷)

(۳) ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ بالا فتاوے سے معلوم ہو گیا کہ جو شخص تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور وہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی مانتا ہو مگر مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ مانتا ہو وہ جہنمی اور کافر ہے۔ معلوم نہیں رشید احمد صاحب نے اپنے عقیدے سے انحراف کیا ہے یا پھر دھوکہ دینے کے لئے نیا طریقہ اپنایا ہے۔ اگر عقیدہ ختم نبوت کا معنی یہ ہی ہے کہ مرزا غلام احمد جیسے شخص کو بھی مانا جائے تو اس کی نہ قرآن کریم نے کہیں اجازت دی ہے نہ احادیث کریمہ نے۔ نہ ہی اسلاف نے اس لئے کہ باب نبوت مسدود ہو چکا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے جیسا کہ کتاب و سنت کی روشنی میں اسلاف کرام نے بالتصریح یہ بات بیان کر دی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے اس سے چار قدم آگے بڑھ کر فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

ملاحظہ کر لیجئے۔ مرزا غلام احمد کو دیکھنے اور سننے والے تو درکنار ان لوگوں کو بھی کافر قرار دیا جا رہا ہے جن بیچاروں نے مرزا کا نام بھی نہیں سنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج تک جتنے لوگ گزرے ہیں وہ سب کے سب کافر ہوئے خواہ وہ صحابی ہوں خواہ تابعی خواہ اکابر ائمہ کرام سب کے سب ان کے نزدیک کافر ہوئے اور آج بھی جن لوگوں نے سنا اور نہ مانے وہ تو علیحدہ ہے جن لوگوں نے نام بھی نہیں سنا وہ بھی گئے! لاہوری جماعت کے احباب بھی توجہ فرمادیں کہ انہیں بھی کافر قرار دیا جا رہا ہے کیونکہ وہ بھی مرزا صاحب کو نبی اور رسول بقول ان کے تسلیم نہیں کرتے۔ اب ان لوگوں کے بارے میں بھی فتویٰ دیکھ لیجئے جو مرزا کو کافر تو نہیں کہتے لیکن اس کے دعویٰ کو نہیں مانتے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جو مرزا کو دل سے سچا سمجھتے ہیں اور زبان سے بھی منکر نہیں مگر بیعت میں یعنی قادیانی گروہ میں شامل نہ ہوئے وہ بھی کافر قرار دیئے گئے!

(۲) پس نہ صرف اسکو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا مگر آپ کے دعویٰ کو نہیں مانتا کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل سے سچا قرار دیتا ہے اور زبان سے بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے۔ (تشحیذ الاذہان صفحہ ۱۴۰ ۱۹۱۱ء)

پھر ان کے دوسرے سربراہ کا یہ فتویٰ بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے . . . مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰)

بتلایئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کیا یہی معنی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نبی مانا جائے بلکہ سب سے بڑی شان کے طور پر مانا جائے۔ ہم ان مسلمان احباب سے بھی گزارش کریں گے جو قادیانی حضرات کے عقیدے کے سلسلے میں اپنے دلوں میں کچھ نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ وہ بھی غور کریں اور ملاحظہ فرمادیں کہ ان لوگوں کے اپنے عقائد کیا ہیں۔ یہ مسئلہ صرف علماء کرام تک محدود نہیں۔ بلکہ اس کی زد میں ہم جیسے عوام بھی آ جاتے ہیں۔ حضرات علماء کرام نے جو کچھ بھی اس مسئلے پر بیان کیا یا لکھا وہ قادیانی حضرات کی مسلمہ کتب سے لکھا ہے۔ اگر قادیانی گروہ اس مسئلے پر ان سے متفق نہیں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ صاف صاف ان تمام کتابوں سے علی الاعلان لاتعلقی کا اعلان کریں۔ تاکہ بات کھل جائے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین، مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت پر ہی اصرار فرمادیں تو ہم ان سے یہ کہنے میں حق بجانب کہ ہمیں ان کی سیرت بھی بتلائی جائے۔ ہم تمام مسلمان تو اس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور امتی ہیں جنہوں نے علی الاعلان یہ بیان فرمادیا کہ میں تم میں عمر کا ایک طویل حصہ گزار چکا ہوں۔ تم میرے صدق و کذب، دیانت و امانت، شرافت، و نجابت کا بارہا مشاہدہ کر چکے ہو۔ اس اعلان پر اپنے تو اپنے غیر بھی جو بدر و احد میں تلوار نیام سے نکال کر سامنے آ گئے تھے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ صادق اور امین پایا۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے ہمنوا بھی ان کے دعویٰ نبوت و رسالت کو تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ذرا جرأت فرما کر یہ

دعویٰ فرماویں انشاء اللہ ہم انہی کی مسلمہ کتب اور ان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ حضرات سے مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت سامنے لائیں گے اور فیصلہ بھی انہی پر چھوڑ دیں گے۔ تاکہ انہیں بھی ہم سے کوئی گلہ شکوہ نہ رہے۔ مسلمانوں کی طرف سے ذرا سی بھی کوئی بات ان کے خلاف آتی ہے تو اُن پر لعن طعن شروع ہو جاتی ہے مگر جب ان حضرات کی طرف سے ایسی سخت باتیں بھی پہنچتی ہیں تو ان کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہم انگلینڈ میں مقیم کارکنان عالمی تحفظ ختم نبوت سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ اس طرح کے بیانات کا نوٹس لیں تاکہ عوام الناس میں مزید غلط فہمیاں پیدا نہ ہو سکیں مجھے امید ہے کہ قادیانی حضرات اِن معروضات پر غور فرما دیں گے۔

بقیہ:۔ بزم ختم نبوت

باطل فرقے کے خلاف جہاد کرنا چاہیے کیونکہ یہ مسلمانوں کے لئے زہر قاتل ہے۔ خود بھی مرتد اور دوسروں کو بھی مرتد بناتا ہے۔ خدا اس فرقے کا خاتمہ کرے۔ آمین۔

(شہزاد شاہ عمر کوٹ)

خریدار حضرات توجہ فرمائیں

ماہ دسمبر میں ہفت روزہ ختم نبوت کے بعض خریداروں کے چندے کی میعاد ختم ہو رہی ہے ان سے التماس ہے کہ مزید تجدید کے لیے وہ اپنا سالانہ چندہ مبلغ یک صد روپے ارسال فرما کر حسب سابق تعاون فرمائیں۔

مینیجر

بقیہ:۔ قادیان کی سیر

یا دیا کہنا کیا اور سنو مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے خدا نے کہا کہ تیری عمر ۸۰ سال کی ہوگی ۵۔۶ سال کم یا زیادہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں۔ وہ ۷۴ اور ۸۶ سال کے درمیان ظاہر کرتے ہیں۔ تریاق القلوب کے صفحہ ۶۸ پر لکھتے ہیں کہ "عجب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے ۴۰ سال پورے ہونے پر نئی صدی شروع ہوگئی" اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۹ دیکھو۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میری ذاتی سوانح عمری یہ ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ میں دہلی کے غدر میں ۱۶ یا ۱۷ سال کا بے ریش و بے موچھ تھا۔ اس حساب سے ان کی پیدائش ۱۸۴۰ء سے شروع ہوئی اور وہ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہونے سے ۶۸ سال کے ہوئے حالانکہ مرزا صاحب نے اپنی عمر کم سے کم ۷۴ سال کی بتائی تھی۔ قمری مہینے کے حساب سے دیکھو۔ فرماتے ہیں۔ میری عمر صدی کے آغاز پر ۴۰ سال کی تھی ۱۳۲۶ھ میں آپ فوت ہوئے۔ اس حساب سے آپ ۶۵ سال کے ہوئے۔ (جاری ہے)

بقیہ:۔ عقیدہ آخرت

جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اعمال و احوال کو برائی اور فساد میں تبدیل نہ کرے۔ م

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو سب سے پہلے اپنے عقیدہ کو قرآن و سنت کے مطابق درست کرنا ہوگا۔ اس کا اثر ان کی عبادات پر ہوگا اور عبادات ہی کی درستگی سے اخلاق و معاملات درست ہو جائیں گے اندرونی کی درستگی ہی سے باہر کا انتشار ختم ہو سکتا ہے اور پوری دنیا تباہی و بربادی سے بچ سکتی ہے۔

الا ان فی الجسد مضغۃ اذا اصلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب

بقیہ:۔ انسانیت سازی

ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، حالانکہ اگر جامۂ احرام رنگین بھی ہو تو ناجائز نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے، پھر وہ کپڑا رنگین بھی نہیں تھا، بلکہ مٹی اور دھول کی وجہ سے رنگین معلوم ہوتا تھا۔

جن مذہبی حضرات کو لوگ دینی مقام دیتے ہیں، اور ان کے قول و عمل کو مذہبی حیثیت سے دیکھتے اور سنتے ہیں آپ کو دیکھ کر حجت پکڑیں گے کہ فلاں صاحب کو ہم نے ان کو ہر حال میں اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے فعل سے لوگ کسی غلط بات پر دلیل نہ پکڑنے لگیں، نیز ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق ایک مقام و مرتبہ رکھتا ہے حتیٰ کہ عوام میں بھی یہ چیز پائی جاتی ہے، ایک باپ اپنی اولاد کا مقتدا ہوتا ہے۔ ایک کارخانہ دار اپنے مزدوروں میں اثر رکھتا ہے، ایک حاکم اپنی حکمرانی میں حیثیت رکھتا ہے۔ ایک معلّم و مدرس اپنے طلبہ میں احترام کا مستحق ہوتا ہے۔ الغرض ہر شخص کسی نہ کسی طرح سے کسی نہ کسی حلقہ میں اپنا اثر و اقتدار رکھتا ہے پس ہر شخص کو اس کا خیال رکھنا ہوگا کہ اس کے قول و عمل سے دوسرا غلط اثر نہ لے۔

یہ جو آج کل روشن خیالوں اور غیر ذمہ دار لوگوں میں وبا پھیل رہی ہے۔ ہمیں فلاں کے ذاتی فعل سے مطلب نہیں ہے بلکہ ہمیں تو اس کی باتیں دیکھنی ہیں۔ سراسر غلط ہے اس سے معاشرہ میں بڑی غلط فضا پیدا ہوتی ہے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کوئی کیسا ہی ذمہ دار کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے سب کچھ جائز ہے۔ نہیں بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور باہمی احتساب کے ذریعہ ہم ہر شخص کے اعمال و خیال کا جائزہ لیں گے۔ اور اُسے بُرائی سے بلا تکلف روکیں گے یہ کوئی تنگ نظری نہیں ہے بلکہ انسانیت سازی ہے۔

بقیہ:۔ اخبار ختم نبوت

سے نکاح کو اپنی نبوت اور سچائی کی ایک علامت قرار دیا۔ مگر محمدی بیگم سے اس کا نکاح نہیں ہونا تھا نہیں ہوا۔ اس نے مولانا ثناء اللہ کو ہیضہ میں مبتلا ہونے کی "وحی" سنائی مگر خود ہیضہ میں مبتلا ہو کر مولانا ثناء اللہ کی حیات میں مر گیا۔ اس نے اس بات کو بھی اپنے سچا ہونے کی علامت قرار دیا مگر جھوٹا تھا خدا نے جھوٹا کر کے دکھلا دیا۔ آج بھی قادیانیوں کو اس کی زندگی کے ان متضاد دعووں کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہیے۔ کہ جو شخص کبھی خدا کبھی خدا کی بیوی کبھی محمد کبھی کرشن کبھی انسانوں کی جائے نفرت ہونے کا دعویٰ کرے کیا اس دور میں بھی اس کی ان باتوں کو اندھی تقلید سے مان لیا جائے ایسا انسان کو انسان کہلانے کا مستحق نہیں چہ جائیکہ وہ پیغمبر کہلاتے۔

اشعار یہ جانباز کے ربوہ میں سناؤ

زندہ ہیں زمانے میں ثنا خوانِ محمدؐ
تابندہ رہے گا یوں ہی گلستانِ محمدؐ

ہو لاکھ خزاں، لالہ و گُل کھلتا رہے گا
اس گُل کو شہیدوں کا لہو ملتا رہے گا

اس زور سے اُٹھی ہیں انا الحق کی صدائیں
منصور نے سولی پہ بھی دی اُن کو دعائیں

شیطان کے قدموں کی زمیں ایسی ہلی ہے
کہ اسے جا کے اماں اپنے خداؤں میں ملی ہے

قاتل ہو تو مقتول کے انداز بھی سمجھو!
اس موت میں جینے کے کچھ انداز بھی سمجھو

تم کفر میں جینے کی سزا پا کے رہو گے
باطل ہے زہر، دیکھنا تم کھا کے رہو گے

کذاب کی امت ہو مسلمان نہیں ہو
اس کفر میں ایماں کی پہچان نہیں ہو

اس دور میں بوجہل کی اولاد تمہی ہو
تم لاکھ پڑھو کلمہ مسلمان نہیں ہو

بہتر ہے شرافت سے سمجھ جاؤ وگرنہ
آتا ہے مسلماں کو باطل سے نمٹنا

یہ رنگ بدلنا ہے ہمیں جام و سبو کا!
بدلا ہمیں لینا ہے شہیدوں کے لہو کا!

اشعار یہ جانباز کے ربوہ میں سناؤ
آئینہ میری نظم کا باطل کو دکھاؤ

جانباز مرزا

یہ نظم ربوہ کانفرنس میں پڑھی گئی!

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

قادیانی

★ ہم اس فرقہ ضالہ کے بحیثیت انسان مخالف نہیں، نہ ان کی عزت و آبرو کے دشمن ہیں۔ لیکن انکے فریب قدح اور دجل و تلبیس سے بچنا ہم اپنا قدرتی حق سمجھتے ہیں۔

★ یہ لوگ سیاسی طور پر مسلمانوں کیساتھ صرف اس لئے رہنا چاہتے ہیں کہ عام مسلمانوں کے حقوق سے فائدہ اُٹھائیں وہ اشکالہ نہبی اور معاشی مغالطہ کر کے نہ صرف اپنی علیحدہ قوت تعمیر کرتے بلکہ مسلمانوں کی دینی وحدت کو پارہ پارہ کرنیکے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں!

★ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ خواہ ظلی ہو یا بروزی نہ صرف اسلام پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ مسلمانوں میں انتشارِ عظیم پیدا کرنے کا بھی باعث ہے۔

★ یہ لوگ برٹش امپیریلزم کے کھلے ایجنٹ ہیں!!!

★ مسلمانوں میں ففتھ کالم کے طور پر کام کرتے ہیں!

★ ان کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

★ انہوں نے انگریزوں کی غلامی کے لئے اپنی نبوت کا کھڑاگ رچا کر الہام کی زبان میں سند مہیا کی ہے!

★ انگریزوں نے ان کے فرقے سے مسلمان ملکوں میں جاسوسی کا کام لیا ہے۔

★ انہیں مسلمانوں کی جمعیت میں سے حذف کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ان کا وجود نہ صرف مسلمانوں کے تمام فرقوں کی نظر میں خارج از اسلام ہے بلکہ ان کی اپنی تحریروں میں درج ہے کہ یہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اجب یہ تمام مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے تو پھر اُن کی جماعت میں شامل رہنے پر مُصر کیوں ہیں؟

★ انہوں نے مسلمانوں کی مقدس مصطلحات کو اپنے حواریوں اور اپنے گماشتوں پر استعمال کر کے نہ صرف ان الفاظ کی قدر و قیمت کو ہلکا کیا ہے بلکہ اس تقدس اور پاکیزگی کو بھی عاجز کیا ہے جو ان الفاظ اور مصطلحات سے وابستہ ہے۔

★ جو مسلمان اس فرقہ ضالہ کو مسلمانوں کا جزو خیال کرتے ہیں اور ان کے وسائل سے مرعوب ہو کر اس تحریک کو محض احرار کی تحریک سے تعبیر کرتے ہیں وہ اسلام اور نفس اسلام کے تقاضوں کو نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح انسان کا ذاتی معاملہ ہے اور یہی وہ نقطۂ نگاہ ہے جس سے مرزائیت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے!

چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ